

مجلہ طالبان 15

Tehreek e Taliban Pakistan

١ پارلیمنٹیرینز کا قومی سلامتی اجلاس



2 پاکستانی آئین اسلامی یا غیر اسلامی؟





3 پاکستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کا تسلسل

https://t.me/TTPmagazine

www.umarmedia.me

فہرست مضامین



اداریہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ابھی حال ہی میں پاکستان کی قومی سلامتی کمیٹی کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک بار پھر ماضی کی طرح آزاد قبائل پر شب خون مارا جائے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی حکومت اور عسکری ادارے شدید بوکھلاہٹ کا شکار ہیں۔ انہیں سمجھ میں نہیں آرہا کہ تحریک طالبان پاکستان سے کیسے نمٹا جائے؟۔

ماضی میں بھی اس طرح کے آپریشن کر کے حکومت اور عسکری اداروں نے محض عوام کو ہی نقصان پہنچایا ہے۔ دہشتگردی کے خلاف دوبارہ آپریشن کو بنیاد بنا کر عسکری اداروں کا اصل ہدف اپنے بیرونی آقاؤں سے ڈالر بٹورنے کے سوا کچھ نظر نہیں آرہا۔ پاکستان کی معیشت جرنیلوں کی اندھی کرپشن اور عیاشیوں کی وجہ سے جس نہج پر پہنچ چکی ہے اس کو سہارا دینے کے لیے یہ خائن جرنیل اور حکمران ماضی کی طرح پھر کسی بیرونی امداد کے منتظر ہیں کہ شاید دہشتگردی کے خلاف نام نہاد آپریشن کے اعلان پر ان کے بیرونی آقا چند ٹکے ان کی جھولی میں ڈال دیں۔ مگر یہ محض ان کی خام خیالی ہے۔

پوری دنیا اب ناپاک فوج کے مزاج اور اس کے جرنیلوں کے فراڈ اور کرپشن کو سمجھ چکی ہے کہ یہ فوج لڑنے کی صلاحیتوں سے عاری ہے۔ اس کے جرنیلوں کا کام بس اپنے اثاثہ جات میں اضافہ کرنا اور پھر بیرون ملک جا کر عیاشیاں کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے یہ جرنیل ہر قسم کے ناجائز اور غیر قانونی کاروباروں میں بھی ملوث ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی نظر امداد کے نام پر آنے والے بیرونی ڈالروں پر بھی رہتی ہے۔ لہذا قومی سلامتی کمیٹی کا حالیہ اجلاس اور بیانیہ صرف اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ پاکستانی جرنیلوں کی حرص و ہوس دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور یہ کسی نہ کسی بہانے سے مغربی دنیا سے ڈالر بٹورنے کے چکر میں رہتے ہیں۔

اس قسم کے اعلانات کر کے حکومتی اور عسکری ادارے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں جاری نفاذ شریعت کی تحریک کا راستہ روکا جاسکتا ہے تو یہ محض ان کی خام خیالی ہے۔ تحریک طالبان پاکستان ہر گزرتے دن کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ آئے روز کوئی نہ کوئی جہادی مجموعہ تحریک طالبان پاکستان کی صفوں میں شامل ہوتا جارہا ہے۔ تحریک کی طاقت اور قوت میں الحمد للہ دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اب یہ چراغ پھونکوں سے بجھنے والا نہیں ہے۔

پارلیمینٹیرینز کا قومی سلامتی اجلاس

کمانڈر سید غزوان غازی



الحمد لله نحمد، كما ينبغي لجلاله وكماله وصل الله تعالى على محمد وأصحابه و آله، اما بعد:

فأعوذ بالله من الشيطن الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم [لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ (13) لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ (14)] [الحشر13-14]

عزیز ہموطنو، مجاہدین ساتھیو، علماء کرام، طلباء کرام، دوستو اور بھائیو! جیسا کہ آج کل ہمیں معلوم ہے کہ پاکستانی جمہوری ٹولہ (جو اصل میں وطن عزیز کے خائنین، غداروں، ملکی سطح پر چوروں، ڈاکوؤں، سود خوروں، قبضہ مافیا، ناجائز فوجی جرنیلوں، بدنام زمانہ بیوروکریٹس ججوں اور پاکستانی مسلمانوں کے قاتلوں سے عبارت ہے) نے قومی سلامتی کونسل کے نام سے اکتالیسواں اجلاس بلا کر کچھ فیصلے کیے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ بتاتے چلیں کہ اس قسم کا بدنام زمانہ پارلیمنٹیرین گروپ یا ٹولہ یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ اپنے آپ کو مملکتِ پاکستان یا قومی سلامتی کونسل کہلوائیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ جمہوری ٹولہ آپس ایک دوسرے کے ساتھ متفق نہیں ہے، اور ان کے الگ الگ مفادات اور الگ الگ ایجنڈے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے آقا سے کمانڈ ملتی ہے، اور وہ اسی امر کو بجالاتا ہے جو اس کو اس کا آقا حکم دیتا ہے۔ ہم اس قسم کی پارلیمنٹ کی غلط پالیسیوں اور فیصلوں کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں، اور اسے کوئی حیثیت نہیں دیتے۔ ہم نے کامیابی کا راز جہاد فی سبیل اللہ میں پایا ہے، اور ہم بازوئے جہاد سے اس کا جواب دیا کرتے ہیں۔ ہمیں اس قسم کے نام نہاد قومی سلامتی کے نام پر اجلاسوں سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا، ان شاءاللہ۔

دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان کو آج جن مسائل کا سامنا ہے ان مسائل کے کریئیٹر کون ہے؟

تیسری بات یہ کہ کیا پاکستان کو سچ میں تحریکِ طالبان پاکستان سے خطرہ ہے؟ یا ان لٹیروں اور امپورٹڈ سیاستدانوں اور بزدل و وطن دشمن جرنیلوں اور بیوروکریسی سے ہے جن کی تاریخ سقوط ڈھاکہ جیسے بڑے سانحوں سے بھری پڑی ہے؟

چوتھی بات یہ ہے کہ کیا یہی بزدل، نالائق اور کم فہم لوگوں کا ٹولہ تحریکِ طالبان پاکستان کے شیر صفت مجاہدین سے مقابلہ کر سکیں گے؟ اور یہ موجودہ اسلام آباد کا دفاع کر سکیں گے؟

پانچواں سوال، کیا تحریک طالبان پاکستان اس قابل ہے کہ وہ اتنی بڑی قوت کے ساتھ لڑ کر ان کو شکست دے کر پاکستان کا کنٹرول سنبھال سکے گی اور یہاں اسلامی شرعی محمدی نظام لا سکے گی؟

پاکستان کو اس وقت کیا کرنا چاہئے؟

کیا پاکستانی سیاستدان اور جرنیل یہ بات سمجھ چکے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام کا راستہ اب کوئی نہیں روک سکتا؟

پاکستان اب ایک آزاد اور حقیقی اسلامی ریاست کے طور ،پر ابھر کر رہے گا

ان شاءاللہ اور یہ فوج (جو اپنے ماتھے پر سقوط ڈھاکہ اور کارگل جیسے بڑے تمغے سجائے رکھتی ہے) کبھی بھی مجاہدینِ تحریکِ طالبان پاکستان کا راستہ نہیں روک سکے گی۔ باذان اللہ تعالیٰ اس مضمون میں ہم حقائق پر مبنی حالات زیرِلبِ قلم کرنے کی کوشش کریں گے، ان شاءاللہ۔ جب بھی بزدل دشمن شکست کو بھانپ لیتا ہے تو تاریخ اس بات کا گواہ ہے کہ بزدل دشمن پھر اس قسم کی گیدڑ بھبکیاں مارتا ہے اور لوگوں کی نظریں اصل حقائق سے ہٹانے کی ناکام کوششیں کرتے پھرتا ہے۔

ہم نے عراق، یمن، مصر، اردن، لیبیا اور کئی جمہوری حکومتوں کو راتوں رات مجاہدین اسلام کے سامنے مٹی کا ڈھیر بنتے دیکھا ہے۔ حال ہی میں ہم نے امریکی جمہوریہ افغانستان کا بھی مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کیا ہے، اصل مسئلہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کوششیں کرنے والوں سے نہیں، بلکہ تمام مسائل کی جڑ یہی سیاست دان جمہوری طبقہ، بیورکریسی، غیرشرعی عدالتی نظام، غیر شرعی مالیاتی نظام اور ملک دشمن غدار جنرلز ہیں۔

ان کے لیے ملکی مفادات کی نہ تو کوئی قیمت ہوتی ہے اور نہ ضرورت محسوس کرتے ہیں، ان کو پتہ ہوتا کہ جب تک نوکری ہے دونوں ہاتھوں سے ملکی خزانے کو لوٹ لو، اور پھر آرام سے جاکر آسٹریلیا اور یا کسی اور یورپی ملک میں جزیرے کا مالک بن جاؤ، بس یہی ہیں ان کے مفادات، اور قوم و ملک پر فوجی آپریشنز مسلط کراکر ڈالر بٹورنے کے لیے بہانہ بناکر قوم کو دھوکے میں رکھو، قومی سلامتی سے ان کا دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔

بات ہورہی تھی قومی سلامتی کونسل کے اجلاس کی۔ اب آتے ہیں کہ کیونکر ان لوگوں نے اجلاس بلائی اور دھمکیاں دینے پہ اتر آئے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ الحشر میں

لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ 13

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ لوگ اللہ سے زیادہ ان مجاھدین سے ڈرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ عقل اور فہم نہیں رکھتے یہ لوگ مجاھدین کی خوف کی وجہ سے اپنے محفوظ قلعوں میں بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں پاتے اس لئے یہ لوگ اپنے دفاع کے خاطر دھمکیوں اور جنگ پر اتر آتے ہیں اور یہ لوگ جو اللہ سے نہیں ڈرتے وہ یہ کہ جب معصیت کرتے ہیں تو عاقبت کا پرواہ نہیں کرتے اور اللہ جل جلالہ سے نہ حیا کرتے ہیں اور خوف محسوس کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جب ان کا سامنامیدان جنگ میں مجاھدین سے ہوتا ہے تو پھر ہم نے میدان جنگ میں کئی بار ان کی چیخیں آسمان تک بلند ہوتی دیکھی ہیں، یقیناً کہ یہ فوج اور جمہوری ٹولہ اللہ جل جلالہ کے نیک بندوں مجاھدین سے بے حد ڈرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اصل میں تو ڈر کے مارے مشورے اور اجلاسیں بلاتے ہیں، لیکن قوم کو اندھیرے میں رکھنے کے لیے قومی سلامتی کا نام لیتے ہیں۔ اصل میں یہ قومی سلامتی کے لیے نہیں، بلکہ فوجی سلامتی اور مفادات کے لیے ملک وقوم کے خزانے کو بارود اور آہن کی جنگ میں لگاکر اڑانے کے درپے ہیں، پاکستانی قوم ہماری مسلمان قوم ہے، ہم اپنی قوم کی آزادی اور اللہ کی زمین پہ اللہ کے قانون کی بالادستی چاہتے ہیں، ہم سے قوم کو کیا تکلیف اور ہمیں قوم سے کیا تکلیف ہے، قومی ،سلامتی تو اصل میں مجاھدین چاہتے ہیں

یہ بزدل جرنیل کیا جانتے ہیں قومی سلامتی کیا ہے؟، ہم ستر سالوں سے دیکھ رہے ہیں اور ہم افغانستان جنگ میں بیس سال مشاہدہ کر رہے ہیں، امریکی ڈرون طیاروں نے ہمارے پیارے وطن کے ہزاروں نہتے اور پرامن پاکستانی مسلمانوں، مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں پر بے دریغ حملے کیے، اور ہمارے پیاروں کو آہن و بارود سے بھون ڈالا، اور کیا پاکستانی مسلمان ہیل فایئر امریکی میزائلوں کا نشانہ نہیں بنتے رہے؟ اس وقت قومی سلامتی کے لیے اس بزدل فوج نے کیا کیا؟ قومی اور سلامی سلامتی کے لیے ہم مجاہدین لڑتے رہے ہیں، اور آپ نے تو فرنٹ لاین اتحادی بن کر امریکیوں کو پاکستانی مسلمانوں خصوصاً قبائل کے قتل عام کا فرمٹ جاری کر رکھا ہے اور پاکستانی مسلمانوں کو ڈالروں کے عوض بیچ کر منافع بخش تجارت اختیار کیا ہے۔ قومی سلامتی کے اجلاسیں کرنے والو! تم بھول گئے ہو، مگر ہم نہیں بھولے، ہمیں ایک ایک مجاہد یاد ہے، جو آپ نے دشمن کے ہاتھوں ڈالروں اور اپنی ذاتی مفادات کے بدلے بیچا ہے، فکر مت کرنا حساب کے لیے تیار رہنا، وہ دن بہت قریب ہے جب آپ کی موٹی موٹی گردنیں ہوں گی اور مجاہدین کے ہاتھوں میں تمکین کی رسی ہوگی، ان شاء اللہ۔

پاکستان میں ہر قسم کی بربادی کے ذمہ دار تم لوگ ہو، کوئی اور نہیں، تم ہی تو ہو جو سود کا کاروبار کرتے ہو، تم ہی تو ہو جو اللہ جل جلالہ کے نازل کردہ قرآن عظیم الشان کا راستہ روکتے ہو، تم ہی تو ہو ملکی خزانے کو لوٹ کر باہر بھاگ جاتے ہو، تم ہی تو ہو جو مسلمانوں کے محرمات کو کافروں کے حوالے کرتے ہو، تم ہی تو ہو جو اسلامی مقدسات کو، بوٹوں تلے روند ڈالتے ہو، تم ہی تو ہو جنھوں نے دنیائے کفر سے مسلمانوں کے قتل عام کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے، تم ہی تو ہو جنھوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ غدر اور دھوکہ کیا، اسلام اور مسلمانوں کی پیٹھ میں غدر اور خیانت کا خنجر گھونپا، اور اسلام آباد کا نام تم نے ہی بدنام کر رکھا ہے، عالم اسلام میں تم ہی تو ہو جن کے اقتدار میں پاکستانی مسلمان بچیاں رمضان المبارک میں اسلام اباد اور لاھور کی سڑکوں پر سرعام جسم فروشی کرتی پھرتی ہیں۔ ارے تم کون ہوتے ہو قومی سلامتی کی فکر کرنے والے! کیا تم بھول گئے ہو سقوط ڈھاکہ کے وقت تم نے کیا کہا تھا؟ تم بھول گئے ہو، امریکی جنگ میں کود کر تم نے اسی ہزار پاکستانی مسلمانوں کا جٹ طیاروں کی بمباریوں، اندھے توپخانے، جبری گمشدگی اور جعلی پولیس مقابلوں میں قتل عام کیا، تم ہی تو ہو جنھوں نے پرویز مشرف کے اقتدار کو طول دینے کے لیے اسلام آباد کے قلب میں جامعہ سیدہ حفصہ کی عزت مآب طالبات، بہنوں، بچیوں اور لال مسجد کے طلباء کرام اور علماء کرام کے خون سے رنگا، اور تاریخ کی آنکھ نے وہ کچھ دیکھا جو قلم لکھنے سے قاصر ہے۔

ہاں! تم بھول گئے ہوں گے؟! اس لیے کہ اس وقت آپ کے بچے نہیں روئے، اب ان شاءاللہ باری تمہاری ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **یوم لنا و یوم علینا**

اللہ کی راہ کے شیر صفت مجاہدو! اب وقت ہے

، ان بزدلوں سے لڑنے کا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَا يُقَتِلُونَكُم جَمِيعًا إِلَّا فِى قُرىً مُّحَصَّنَةٍ أَو مِن وَرَاءِ جُدرٍ بَأسُهم بَينَهُم شَدِيدٌ تَحسَبُهُم جَمِيعًا وَقُلُوبُهُم شَتَّى ذَلِكَ بِأَنَّهُم قَومٌ لَّا يَعقِلُونَ 14] [الحشر 13-14]

یہ لوگ ان شاء اللہ ہمارا سامنا نہیں کرسکتے، ہمیں ہمارے رب نے خوشخبری دی ہے کہ یہ لوگ بزدلی اور نااتفاقی کی وجہ سے مجاھدین کا مقابلہ نہیں کرسکتے، یہ ظاہری طور پر تو اجلاسیں بلاکر قوم کو سلامتی، امن، ترقی اور خوشحالی کی جھوٹے دعوؤں سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حقیقت کچھ اور ہے، یہ بھونڈہ پروپیگنڈہ ہے، مگر للہ الحمد! قوم اتنی بھی غبی نہیں ہے، جتنا کہ زرداری صاحب اور اس کا بیٹا ہے، کل تو تم لوگ ایک دوسرے کو چور، پاکستان دشمن اور غدار کہتے تھے اور آج تم یہ بھی بھول گئے کہ اس وقت جب نواز شریف کی حکومت تھی تو انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی ننگی تصاویر ہیلی کاپٹر سے گراکر ایک عورت کی بے حرمتی کی تھی، آج اس بیگم صاحبہ کا فرزند ارجمند ان کی حکومت میں وزیر خارجہ کی کرسی پر براجمان ہے، اور بے نظیر صاحبہ کا خوشدامن صاحب محترم زرداری ان کی گورنمنٹ کا باقاعدہ حصہ ہے۔

خیر! یہ تو ان کا اپنا داخلی معاملہ ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں، پاکستان کو حقیقی اسلامی آزادی تحریکِ طالبان پاکستان کے مجاھدین دلائیں گے، ان شاء اللہ۔ مجاھدین بھائی پاکستان کو اس دلدل سے نکال کر ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اب کا پاکستان آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور دنیا کے کئی ممالک کے قرضوں میں گروی ہے، نہ تو اب کے پاکستان میں دشمن کو جواب دینے کی صلاحیت ہے اور نہ ملک میں معاشی خوشحالی اور ترقی کے لیے کچھ کرنے کا دم۔ پاکستانی قوم اب جان چکی ہے کہ اپنے ملک اور قوم کے ساتھ وفادار کون لوگ ہیں؟ اور لٹیرے، چور اور ڈاکو کون ہیں؟ کون پاکستان کی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں؟ اور کون پاکستان کے دفاع اور آزادی کے لیے مفید ہیں؟ کس نے پاکستان کے خزانے لوٹے؟ کس نے پاکستانی خفیہ راز دشمنوں کو دیئے؟ کس نے اسلامی ملک افغانستان کے سفیر کو ننگا کرکے اپنے آقاء امریکہ کے حوالے کرکے عالمی بے غیرتی کا ریکارڈ قائم کیا؟ کس نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو دشمن ملک امریکہ کو ڈالروں کے عوض بیچا؟ اور کس نے امریکیوں کے قاتل اپنے ہم وطن غازی ایمل کاسی شہید رحمہ اللہ کو اس کے دشمن امریکہ کو پکڑ کر حوالے کیا؟

یہ اور اس جیسے ہزاروں لاکھوں کالے کرتوت کرنے والے پاکستان کے لیے کیسے وفادار ہو سکتے ہیں؟

تو حاصل یہ ہوا کہ یہی وہ گروہ ہے جو پاکستان کی سلامتی، دفاع اور اسلامی تشخص کے لیے خطرناک ہے، نہ تو ان میں ایمانی غیرت ہے اور نہ ان میں قومی غیرت ہے، اور نہ ہی حب الوطنی کا جذبہ۔ یہ صرف بھونڈے نعرے ہیں جو یہ گیدڑ کی نسل اکثر لگاتی رہتی ہیں، اور قومی لسانی تعصبی نعروں سے قوم میں منافرت پیدا کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔

اللہ کی راہ کے مجاھدو! اپنے صفوں کو مضبوط اور مزید منظم کرنے کا وقت ہوا چاہتا ہے، اور بزدل دشمن کو ایک کاری وار کا موقع ہے، جاگ جاؤ، غزوۃ الہند کے غازیو! اپنے ملک کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لو، اور اسلامی نظام کی سربلندی کی خاطر کسی بھی بڑی قربانی دینے کے لیے تیار رہو، کہ یہ ہمارے اوپر قرض بھی ہے اور فرض بھی۔

اسی طرح رب العالمین نے فرمایا:

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ

تم ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب دے گا اور انہیں ذلیل ورسوا کرے گا، اور ان کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور ایمان والوں کے دلوں کو ٹھنڈا کردے گا۔

{قاتلوھُم: تم ان سے لڑو۔} ارشاد فرمایا کہ تم ان سے لڑو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہارے ہاتھوں سے قتل کے ذریعے انہیں عذاب دے گا اور انہیں قید میں مبتلا کر کے ذلیل ورسوا کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور ان پر غلبہ عطا فرمائے گا اور ایمان والوں کے دلوں کو ٹھنڈا کردے گا۔ (مدارک، التوبۃ، تحت الآیۃ: 14، ص428)

وہ دن دور نہیں جب ہند اور سندھ کے حکمران مجاھدین کے سامنے زنجیروں میں جکڑے ہوں گے، اور ان کی گردنوں کی تمکین اللہ کے دوستوں کے ہاتھوں میں ہوگی، ان شاءاللہ۔

تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سارے وعدے پورے فرمائے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی ساری خبریں سچ ثابت ہوئیں، اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا ثبوت واضح تر ہوگیا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار سے اپنا بدلہ لینا جس سے مسلمانوں کے دلوں کا رنج نکلے جائز ہے، بلکہ بعض اوقات بدلہ لینا ضروری ہے، مگر ظلم و زیادتی نہ ہو۔

اور یاد رکھو، مجاھدو! اتفاق، نظم وضبط، تقویٰ، امیر کی اطاعت اور عسکری مہارت کو اپنا معیار بناؤ کہ اللہ تعالیٰ مضبوط مجاھدین کو زیادہ پسند فرماتا ہے اور ان سے اعلان محبت کرتے ہیں:

ان للّـہ یُحِـبُ لّذِیـنَ یُقَتِلُـونَ فِـي سَـبیلِہٖ صَفًا کَأَنّھُم بُنیَن مّرصُوص

مجاھدین کو اللہ جل جلالہ نے بہت ہی بڑی صلاحیت دی ہے کہ وہ جب چاہیں اور جہاں چاہیں اپنے اہداف کو حاصل کرلیتے ہیں، شہید امیر حکیم اللہ صیب رحمہ اللہ کے زمانے میں مجاھدین تحریک جی ایچ کیوں کو ہدف کرنے میں اور اسی طرح پی این ایس وغیرہ سے لیکر بڑے بڑے اہداف تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے، جو آج مجاھدین تحریک طالبان پاکستان کی عسکری صلاحیت ماضی کے تمام ادوار سے بہتر اور اچھی ہے، ہم اس قسم کے نام نہاد قومی سلامتی کے اجلاسوں کو جوتے کی نوک پہ رکھتے ہیں، اور اللہ جل جلالہ پر کامل توکل کرکے اپنے جہادی محاذ کو گرم رکھتے ہیں، اللہ جل جلالہ ہمیں تسلی دیگر فرماتے ہیں: ہم مادی قوت کو دیکھ کر نہیں بلکہ اللہ کی مدد کو دیکھ کر جنگیں لڑتے ہیں۔

ومـن یتـوکل علـی الـا فو ولـی فـی الدنیـا والاخـر ومـن یتـوکل علـی الـا فو حسبـ ان الـا یحب المتوکلین

کَـم مِّـن فِئَـۃ قَلِیلَـۃ غَلَبَـت فِئَـۃ کَثِیرَۃً بِـإِذۡنِ اللّـہ وَاللّٰہُ مَعَ الصابرین

اللہ تعالیٰ کا دستور یہ ہے غریب اور مسکین کی مدد فرماتا ہے

اللہ اکبر کا صدا بلند کرکے کم تعداد اور کم وسائل کو استعمال کرتے ہوئے دشمن کی طرف قدم بڑھاؤ، مجاھدو! اللہ کے لشکر ہمارے ساتھ ہیں، فتوحات ہمارا انتظار کررہی ہیں۔

اسلام آباد سے لیکر کراچی تک کے علماء اور صلحاء آپ مجاھدین کی راہ تک رہے ہیں، اور آپ کو موجودہ حالات میں نجات دہندگان تصور کرتے ہیں۔

مظلوم مائیں اپنے بیٹوں اور سسکتی بہنیں اپنے بھائیوں کی آزادی کے لیے آپ کو دعائیں دے رہی ہیں۔

مجاھدین بھائیو! ان غلام اداروں کی اجلاسیں صرف دکھاوا ہے، حقیقت میں ان کے اوسان خطاء ہیں، ان شاء اللہ،

عیدالفطر کے پر مسرت موقع پر پاکستانی قوم کے نام امیر تحریکِ طالبان پاکستان مفتی ابو منصور عاصم حفظہ اللہ کا پیغام

الحمد للہ والصلاۃ و السلام علی رسول اللہ و علی آلہ و صحبہ و من والاہ
أمابعد:
فأعوذباللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یاأیھاالذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

میں پوری دنیا اور بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں کی خدمت میں عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان ماؤں بہنوں کی خدمت میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں جن کے پیاروں نے اپنی جانوں کا مقدس نذرانہ اپنے رب کی خدمت میں پیش کیا،ان کا غم ہمارا غم ہے اور ہم دکھ درد میں انکے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

عیدالفطر کے دن مناسب تو یہ تھا کہ میں اہلیانِ پاکستان کے ساتھ خوشی اور شادمانی کی باتیں شریک کرتا مگر بد قسمتی سے وطن عزیز پر جو حکمران اور جرنیل مسلط ہیں وہ قوم کو کسی بھی مرحلے میں خوش و خرم نہیں دیکھنا چاہتے،بلکہ خوشیوں سے نفرت انکی فطرت بن چکی ہے۔یہ حکمران مسلسل درد و غم کو تلاش کرکے عوام کے گھروں میں ڈالنے کے عادی بن چکے ہیں۔

جو اپنی عوام کے زخموں کو بیچ کر تسلسل کے ساتھ ڈالر کماتے اور ایک دوسرے کو وراثت میں چھوڑتے چلے آرہے ہیں۔
عوام کو اپنے زخم چاٹنے ہی نہیں دیتے آپریشن در آپریشن کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔
عوام کواس بات کا علم ہونا چاہئے کہ افغانستان یا قبائل پر جب بم برسنا شروع ہو جاتے ہیں تو یہ ڈالر خور اور غلام شکرانے کے نفل اداء کرتے ہیں کہ اپنی عیاشی کو برقرار رکھنے کیلئے ملک کی معیشت پھر سے چل پڑے،یہ ظالم ڈالر کمانے کی خاطر ملک اور قوم کیلئے جنگ خرید کر لاتے ہیں،اگر یہ جنگوں کا سلسلہ رک گیا تو ساری دنیا ان کرائے کے قاتلوں کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھے گی۔

آج پھر تحریک طالبان پاکستان پر مذاکرات کے ختم کرنے کا جھوٹا الزام لگا کر ڈالر بٹورنے کیلئے بہانہ تلاش کر رہے ہیں،ان ظالموں نے ایک بار پھر معصوم قبائل کا خون بیچنے کا ارادہ کیا ہوا ہے،مگر مجھے امید ہے کہ غیور اور تجربہ شدہ قبائل اس بار اپنا خون ڈالروں کے عوض بیچنے کی بجائے ان ظالموں کے خلاف بہائیں گے اور آئی ڈی پیز کے نام پر مرنے کی بجائے شہادت کے نام مرنے کو ترجیح دیں گے اور ہم مجاہدین

اسلام بھی ان کے شانہ بشانہ، اس ظالم کا سر کچلتے رہیں گے ان شاء اللہ تاکہ پوری قوم کو ان مغرب کے غلاموں سے چھٹکارہ حاصل ہو جائے۔

پوری قوم کو ہم یہ پیغام دیتے ہیں کہ تحریک طالبان پاکستان مذاکرات کے متعلق اپنے کئے ہوئے وعدے پر برقرار ہے، نہ تو ہم مذاکرات سے انکار کرتے ہیں اور نہ ہی سابقہ مذاکرات کا سلسلہ ہم نے خراب کیا ہے اور نہ ہی ہم ان ڈرپوکوں کے خلاف لڑنے سے دل برداشتہ ہوئے ہیں۔ البتہ ان بھکاریوں کا خزانہ جب خالی ہوا تو پھر سے اس کو بھرنے کیلئے مذاکرات کو ختم کرکے جنگ کا اعلان کر دیا ورنہ مذاکراتی ٹیم اور ثالث سے حقائق معلوم کئے جائیں۔

لہٰذا ہم پوری قوم کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ ان کرائے کے قاتلوں کے خلاف تحریک کا ساتھ دیکر ان سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارہ حاصل کیجئے۔ اور اپنی محبوب قوم پر یہ بات واضح کرتا چلوں کہ ہماری جنگ اس ملک پر مسلط فوجی ٹولے اور جبابرہ کے خلاف ہے ہم اپنی اس مقدس جنگ کے ذریعہ عوام پر ہوئے مظالم اور اس ملک پر مسلط ٹولے سے اپنی عوام کو نجات دلائیں گے ان شاء اللہ۔

آخر میں ایک بار پھر قوم کو عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور پوری قوم بلکہ پوری دنیا پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا کوئی خارجی ایجنڈا نہیں ہے اس حوالہ سے جس کو تشویش ہو ہم بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان کے جرنیل اور حکمران اپنے مفادات کی خاطر بین الاقوامی قوتوں کو ہمارے نام پر متوجہ کرکے ڈالر بٹورنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلئے کوئی بھی ملک بغیر ثبوت اور تحقیق کے پاکستانی جرنیلوں کی سازش اور لالچ کا شکار نہ ہوں۔ لہٰذا عوام کی خدمت میں یہ گذارش ہے حکمرانوں کے بہکاوے میں آنے کی بجائے حقیقت کا ادراک کرکے تحریک طالبان کا ساتھ دیں۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ أجمعین



امیر المؤمنین شیخ القرآن والحدیث
مولوی ہیبت اللہ اخونزادہ حفظہ اللہ ورعاہ
کا عید الفطر کے موقع پر پیغام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونتوب إليه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله أما بعد:

ترجمہ: اے ایمان والو آپ پر روزہ فرض کردیا گیا ہے جس طرح کہ ان لوگوں پر فرض کردیا گیا ہے جو آپ سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ دار بنو۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .[متفق علیہ]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ (یعنی شریعت کو سچ سمجھتے ہوئے اور رمضان کی فرضیت کا عقیدہ رکھتے ہوئے) اور ثواب کی طلب کی خاطر (یعنی ریاکاری کے لیے نہیں بلکہ صرف اللہ تعالی کے لیے) روزہ رکھا تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں جو اس نے پہلے کیے ہوتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه قال: في آخر رمضان أخرجوا صدقة صومكم فرض رسول الله هذ الصدقة صاعاً من تمر او شعير او نصف صاع من قمح على كل حر او مملوكٍ ذكرٍ او أنثى، صغيرٍ او كبيرٍ. [رواہ ابوداؤد]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رمضان کے آخری دنوں میں لوگوں سے کہا: تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو (یعنی صدقہ فطر ادا کرو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ ہر مسلمان آزاد، غلام، باندی، مرد، عورت اور بچے پر کھجور اور جو میں ایک صاع اور گندم میں آدھا صاع فرض (واجب) قرار دیا ہے۔

و عنه قال: فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر طُهرةً للصائم من اللغو والرفث، وطعمةً للمساكين. [رواہ ابوداؤد]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی بیہودہ باتوں اور لغو کلام سے پاک کرنے اور غریبوں کے ایک لقمہ کے طور پر صدقہ فطر لازم قرار دیا ہے۔

و قال الله تعالى: وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. [الانفال 26]

ترجمہ: اور (اے مومنو!) تم وہ وقت یاد کرو جب تم تعداد میں تھوڑے تھے (اور) زمین پر کمزور تھے۔ (اور) تمھیں خوف تھا کہ لوگ تمھیں اچک لیں گے۔ تو اللہ تعالی نے تمھیں پناہ کی جگہ دی اور اپنی نصرت سے تمھاری مدد کی (قوت عطا کی) اور تمھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا (تمھارے لیے مال غنیمت حلال کردیا) تاکہ تم لوگ (مذکورہ نعمتوں پر) شکر ادا کرو (اور شریعت کو ماننے میں سستی نہ کرو)

۱ افغانستان کے مجاہد اور مومن عوام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے نام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

عید سعید عید الفطر کے موقع پر آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں، اللہ تعالی سب کے روزے، تراویح، صدقہ فطر، جہادی خدمات، عبادتیں اور دعائیں اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے۔

قابل احترام بھائیو! ہم سب کو اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ بہت سی تکالیف کے بعد امن اور اسلامی و شرعی نظام سے ہم بہرہ ور ہوئے ہیں اور روزے جیسے عظیم فرض کی ادائیگی کے بعد ایسے حالات میں عید منا رہے ہیں کہ جب پورے ملک میں امن اور سکون کی فضا قائم ہے۔ الحمد للہ والمنۃ

تمام صاحب حیثیت بھائی اپنے غریب ہم وطنوں، یتیموں، بیواؤں اور شہدا کے خاندانوں سے ہر طرح کا تعاون کریں اور ان کی مدد کریں۔ اپنے فرض اور نفل صدقات اور خیرات ان مبارک دنوں میں مستحقین کو دیں تاکہ وہ اپنی ضرورتیں پوری کریں اور عید کی خوشی اچھی طرح منا سکیں اور صاحب حیثیت لوگوں کے روزوں کی کوتاہیوں کا جبیرہ ہو سکے۔

۲ امارت اسلامیہ کے ذمہ داران اور مجاہدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنے عوام کی خدمت کے لیے مزید اخلاص اور ہمت کے ساتھ کام کریں، کیوں کہ لوگوں کی خدمت عبادت ہے یہ اچھی طرح سے ہو اور ان کے شرعی حقوق اور ان کی خوشی مد نظر رکھی جائے۔

امارت اسلامیہ افغانستان اپنے آپ کو عوام کی خوشحالی اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا ذمہ دار سمجھتی ہے اور یہ اللہ کی رضا اور اپنی شرعی ذمہ داری سمجھ کر کرتی ہے۔ اس لیے سب لوگ مطمئن رہیں کہ سب کے شرعی حقوق احسن طریقے سے دیے جا رہے ہیں۔ امارت اسلامیہ کی عدالتیں اسی مقصد کے لیے مرکز، صوبوں اور اضلاع میں قائم ہیں کہ مظلوموں کی مدد کریں اور مظالم کا راستہ روکیں، تاکہ انصاف قائم ہو۔ تمام شہری عدالتوں کے ساتھ انصاف کے قیام میں تعاون کریں، سفارش اور جعلی و تزویراتی دعووں سے سختی سے احتراز کریں۔

۳ جس طرح ہمارے جہاد اور مزاحمت کا اہم مقصد اعلاء کلمۃ اللہ، اسلامی شریعت کا نفاذ، عوام کی خوشحالی اور معاشرے کی دینی و اخلاقی اصلاح تھی، للہ الحمد اس حوالے سے بھی قابل ذکر اقدامات کیے جا چکے ہیں۔ سب سے اہم فریضہ جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ہے عملی طور پر جاری ہے۔ حکومتی ذمہ داران ہوں یا عام شہری سب امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے شعبہ شکایات کے اہلکاروں سے معروفات کے قیام اور منکرات کی روک تھام میں بھرپور تعاون کریں۔

ثقافت، تعلیم و تربیت، معیشت، میڈیا اور دیگر شعبوں میں قابل ذکر اصلاحی اقدامات ہو چکے ہیں اور بیس سالہ جارحیت کے غلط فکری اور اخلاقی اثرات ختم ہونے لگے ہیں۔ ہمارے مومن عوام اسی اصلاح کو سب سے اہم اور بڑی کامیابی سمجھیں، کیوں کہ دینی اصول اور شریعت کی روشنی میں زندگی ہماری دنیاوی اور اخروی سعادت کا ضامن ہے اور معاشرے کی دائمی سعادت، کامیابی اور نجات کا باعث ہے۔

علماء دین بھی اس حوالے سے اپنی ذمہ داریوں پر توجہ دیں، پورے ملک میں لوگوں کو دین سے آگاہ کرنے، انہیں دین سمجھانے اور لوگوں کے اعمال کی اصلاح کے لیے امر بالمعروف و نہی عن المنکر، تعلیم، اعلی تعلیم اور اطلاعات و ثقافت کی وزارتوں کے تعاون سے کام کریں۔ کوئی بھی قوم و ملک اس وقت عزت اور حقیقی امن و خوشحالی کا ذائقہ چکھ سکتی ہے جب اس میں اللہ تعالی سے بغاوت اور سرکشی نہ ہو۔

اس لیے لوگوں کی اصلاح اور دین سے آگاہی کی ذمہ داری علماء کرام کے حوالے کر دی گئی ہے۔ انہیں چاہیے اس حوالے سے اپنی ذمہ داری اور بھی اچھے طریقے سے ادا کریں اور ان کے لیے نیکی کی ہدایت کا وسیلہ بنیں۔ اسی طرح آپس میں اور بھی ہم آہنگی اور اعتماد کی فضا قائم کریں۔ اپنے آپس کے اختلافات سے احتراز کریں اور عوام کی اعلی مصلحتیں نظر میں رکھیں۔

۴ ہمارا ملک حال ہی میں جنگوں اور مصائب سے نکلا ہے۔ یہاں تعمیر و ترقی کی اشد ضرورت ہے۔ اس لیے وہ حکمران ہوں یا عوام تمام افغانوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے ملک کو خوشحال بنا کر اپنے پاؤں پر کھڑا کریں۔ افغانستان کی تعمیر افغان عوام کی اپنی ذمہ داری ہے۔ اس لیے دوسروں سے توقعات نہ رکھیں بلکہ اپنی ہمت اور اپنی کوشش سے اس ملک کو آباد کریں اور عوام کو زندگی کی ممکنہ سہولیات فراہم کریں۔

اس حوالے سے قومی تاجروں اور صاحب حیثیت لوگوں کی ذمہ داری دوسروں سے بڑھ کر ہے۔ امارت اسلامیہ ان سے پوری طرح تعاون کرے گی، انہیں سہولیات فراہم کرے گی، ان کی مدد کرے گی اور انہیں بہتر و معیاری خدمت کے لیے سازگار ماحول فراہم کرے گی۔ ان شاء اللہ تعالی

۵ امن و امان اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے۔ آئیے اپنے ملک کے استحکام اور تحفظ کے لیے اور بھی مضبوطی سے اپنے نظام کے ساتھ کھڑے ہوں۔ تاکہ مزید ہماری قوم اور ہمارے عام شہری نقصان نہ اٹھائیں اور بد امنی کا شکار نہ ہوں۔ اگرچہ اس حوالے سے کچھ دشمن حلقے اپنی مکروہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے ملک کو غیر محفوظ اور امارت اسلامیہ کے سیکیورٹی اداروں کو کمزور ظاہر کریں، لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر اللہ تعالی جل جلالہ کی نصرت اور اپنے قوم کی حمایت ہمیں حاصل رہی تو امن و امان اور مضبوط ہوگا اور ہمارے عوام اور بھی سکھ کا سانس لیں گے۔ ان شاء اللہ

۶ افغانستان تمام ہمسایہ ممالک، اسلامی ممالک اور پوری دنیا سے اسلامی اصولوں کے فریم ورک میں اچھے اور دو طرفہ تعامل پر مبنی تعلقات چاہتا ہے۔ جس طرح افغانستان کسی بھی بیرونی ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا اسی طرح یہ اصرار کرتا ہے کہ دیگر ممالک بھی ہمارے داخلی امور میں مداخلت نہ کریں۔ کہ یہ سب پوری دنیا کے بھی مفاد میں ہے اور افغانستان کے بھی مفاد میں ہے۔

۷ امارت اسلامیہ کی جانب سے اپنی اسلامی اور شرعی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ملک میں منشیات کی کاشت پر پابندی اور اپنے ہم وطنوں کی جانب سے اس حوالے سے امارت اسلامیہ کے فرمان پر بہتر طریقے سے عمل درآمد بہت بڑی کامیابی ہے۔ امارت اسلامیہ کے عزم اور اعلان کے ساتھ اتنے بڑے کام کا ہو جانا عوام کی جانب سے امارت اسلامیہ کی مضبوط حمایت اور تعاون کا مظہر ہے، اور یہ واضح کرتا ہے کہ افغانستان اب منشیات سے پاک ہو جائے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ کابل اور دیگر صوبوں میں منشیات کے عادی افراد کی جمع آوری اور انہیں علاج کے بعد صحیح صحت مند حالت میں اہل خانہ کے حوالے کرنا دوسری وہ شرعی ذمہ داری ہے جو امارت اسلامیہ پوری کر رہی ہے۔ یہ اپنے عوام کے ایک بڑے حصے کے مسائل اور پریشانیوں کے حل کی جانب بڑا قدم ہے جس کی مثال گذشتہ بیس سالوں میں نہیں ملتی۔

۸ ملک کے مرکز اور صوبوں میں گداگروں کی جمع آوری ان سے تعاون اور ان کے مسائل کا حل امارت اسلامیہ کا ایک اور رحم و شفقت پر مبنی اقدام ہے۔ اس منصوبے پر بھی مکمل عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس طرح پیشہ ور گداگر اور حقیقی محتاج افراد الگ ہو گئے اور محتاج اور ضرورت مند لوگوں سے تعاون کی راہ ہموار ہو گئی۔ سرکاری بجٹ سے ان کے لیے متعین مقدار میں خرچہ مقرر ہو چکا ہے۔ پیشہ ور گداگروں کو سمجھا کر نصیحت کی گئی۔ یہ افغانستان کی تاریخ میں بہت بڑا کام اور اپنے عوام سے امارت اسلامیہ کی بے انتہا محبت و ہمدردی کا اظہار ہے۔

۹ معیشت کی ترقی اور مضبوطی کے لیے امارت اسلامیہ کے متعلقہ ادارے اپنی تمام تر کوششیں کر رہے ہیں،

اب تک اللہ تعالی کے عظیم فضل سے بے انتہا مشکلات اور عالمی رکاوٹوں کے باوجود ملکی معیشت اچھی طرح سنبھال رکھی ہے۔ گذشتہ سال کا بجٹ اپنے قومی آمدنی سے مرتب اور پھر صحیح طریقے سے اسے صرف کرنا اللہ تعالی کا بڑا انعام ہے۔ اسی طرح رواں مالی سال میں بجٹ کے حوالے سے بہتر اقدامات کے لیے اللہ تعالی سے دعا اور مدد کا طلب گار ہوں۔

۱۰ تعلیمی شعبے میں تعلیم و تربیت کا سلسلہ پورے ملک میں پھیلانا اور تمام بچوں کی صحیح طریقے سے تربیت امارت اسلامیہ کی ذمہ داری ہے جس کی مزید ترقی اور بہتری کے لیے مؤثر منصوبوں پر کام جاری ہے۔

۱۱ صوبائی حکام کے کام اور حالات کی نگرانی دینی اور مذہبی امور میں صوبائی انتظامیہ کو تحریری اور زبانی رائے اور مشورہ دینا، امارت اسلامیہ کے ذمہ داران کے رویے پر توجہ اور ان کی کوتاہیاں احسن طریقے سے انہیں سمجھانا، امارت اسلامیہ کے حکام اور عوام کے درمیان اعتماد اور اچھے تعلق کی فضا قائم کرنا اور اس حوالے سے پورے ملک میں علما کرام اور عمائدین کے مشترکہ صوبائی کونسلز کا قیام اور ان کونسلز کے لیے بہترین لائحہ اور کام کا فریم ورک بنا کر دینا یہ اہم اقدامات تھے جو مکمل ہو چکے ہیں۔ ہمیں امید ہے ہمارے حکام کے بہت سے مسائل اس طریقے سے بہت اچھے طریقے سے امانت داری اور باریک بینی سے حل ہوں گے۔ اس سے امن اور اعتماد کی فضا اور مضبوط ہوگی اور حکام کو ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں تعاون ملے گا۔ ان شاء اللہ

۱۲ امارت اسلامیہ کی عدالتیں تمام اداروں میں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ اسلامی نظام کے دائرہ کار میں یہ وہ شعبہ ہے جس کی اہمیت تمام شعبوں سے بڑھ کر ہے۔ کیوں کہ اسلامی نظام کے اہم اہداف اور مقاصد اللہ تعالی کے بندوں کے جان، مال، عقل، حیثیت اور اللہ تعالی کے عطا کردہ تمام حقوق کا تحفظ ہے۔ اسی لیے عدالتوں کے تمام قاضیوں اور ذمہ داران کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اپنی بھاری ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کے حقیقی حقوق کے حصول اور تنازعات کے حل کے حوالے سے پہلے سے بڑھ کر متعدد رہیں اور فیصلوں میں طاقت ور اور کمزور کے درمیان کوئی فرق نہ کریں۔ سب کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک رکھیں۔ اللہ تعالی کے حدود کے نفاذ میں مجرم کی شخصیت کو نہ دیکھیں۔ مجرم کی جگہ جرم کو دیکھیں۔ مظلوم کا دفاع کریں، ظالم کا راستہ روکیں اور لوگوں کے مسائل کے حل میں تاخیر اور رکاوٹیں ڈالے بغیر خدمت کریں۔

۱۳ وزارت صحت کے ذمہ داران کو ہدایت دی جاتی ہے کہ صحت کے شعبے میں اپنے عوام کی خدمت کے لیے دن رات ایک کردیں۔ صحت کے مراکز مضبوط اور مؤثر بنائیں۔ بیماریوں اور حادثات کے حوالے سے اپنی قوم کے مسائل حل کریں اور صحت کے حوالے سے اپنے ملک کو خودکفیل بنانے کی جانب قدم اٹھائیں۔

۱۴ امارت اسلامیہ کی تمام سیکیورٹی اور دفاعی فورسز اس بڑی آزمائش میں کامیاب ہونے کے لیے ذیل کے نکات پر مضبوطی سے عمل کریں:

ا: نیتیں صرف اللہ تعالی کے لیے خاص کردیں!

ب: بڑے اور چھوٹے سب خود کو تقویٰ کی زینت سے

ج: اللہ تعالی کا حمد اور شکر ادا کریں کہ مقدس جہاد کی برکت سے اللہ تعالی کی نصرت کے نتیجے میں یہ فتح ملی۔

د: انصاف، احسان، تواضع اور عاجزی سے کام لیں، تکبر، غرور، خود پسندی، ظلم، خیانت اور بے جا مصارف سے خود کو بچائیں!

ہ: قوم پرستی، علاقائی تعصب، لسانیت اور تعلق داری سے پرہیز کریں!

و: امارت اسلامیہ میں عزت اور اہمیت کا معیار صرف تقویٰ اور امانت داری ہو۔

ز: ذاتی تعلقات، رشتہ داری اور تعلقات کی بنیاد پر کسی کا تقرر نہ کریں! مناصب اور ملازمتوں پر تقرر صرف اہلیت (تقویٰ، امانت داری اور صلاحیت) کی بنیاد پر ہو۔

ح: آپس میں اعتماد اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں۔ حسد، شکایات اور ایک دوسرے کی غیبت اور اسی طرح ایسی حرکتوں سے خود کو بچائیں جس سے آپس میں بداعتمادی پیدا ہو۔

ط: تمام مجاہدین آپس میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ نہ چھوڑیں، اپنے دفاتر، اداروں اور کیمپوں میں تعلیم و تعلم خصوصا نمازوں کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں، نمازوں کا بہت اہتمام کریں اور نمازیں جماعت سے ادا کریں!

ی. شہدا کے خاندانوں کی بہتر کفالت کریں!، وہ مجاہدین جنہوں نے بیس سالہ جہاد کے دور میں جہاد کیا، تکالیف اٹھائیں، ان کی قدر کریں اور ان کے جہاد کی قدر کریں۔ انہیں امارت اسلامیہ کی عسکری تشکیل میں صفوں سے باہر نہ چھوڑیں۔

ک: عسکری صفوں کے لیے قائم کیے گئے انوسٹیگیٹیو کمیشن کے ساتھ تعاون کریں۔ تاکہ یہ صف نا اہل اور مفسد حکام سے پاک ہو۔

ل. اپنے امراء کی اطاعت کریں اور امارت اسلامیہ کے فرامین پر مضبوطی سے عمل کریں اور ان کا دفاع کریں۔

م: اگر کوئی اپنے کسی بڑے کو نصیحت کرنا چاہے تو مخفی طور پر کرے کیوں کہ مخفی طریقے سے نصیحت مؤثر ہوتی ہے۔ اعلانیہ نصیحت نہ کریں کیوں کہ یہ مثبت کی بجائے منفی تاثیر پیدا کرتی ہے۔

ن: اپنے مصارف کی حساب دہی کی ہمت پیدا کریں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مالی امور کے ذمہ داران جن کے ہاتھوں بیت المال جمع ہوتا تھا، ان کا باریکی سے حساب کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اپنے مالی ذمہ داران کا محاسبہ کرتے تھے۔ اس لیے مالی محاسبہ ضروری ہے۔ آپ کوشش کریں کہ اپنے بالائی حکام اور محاسبے کے لیے متعین ذمہ داران کو صحیح حساب دیں۔

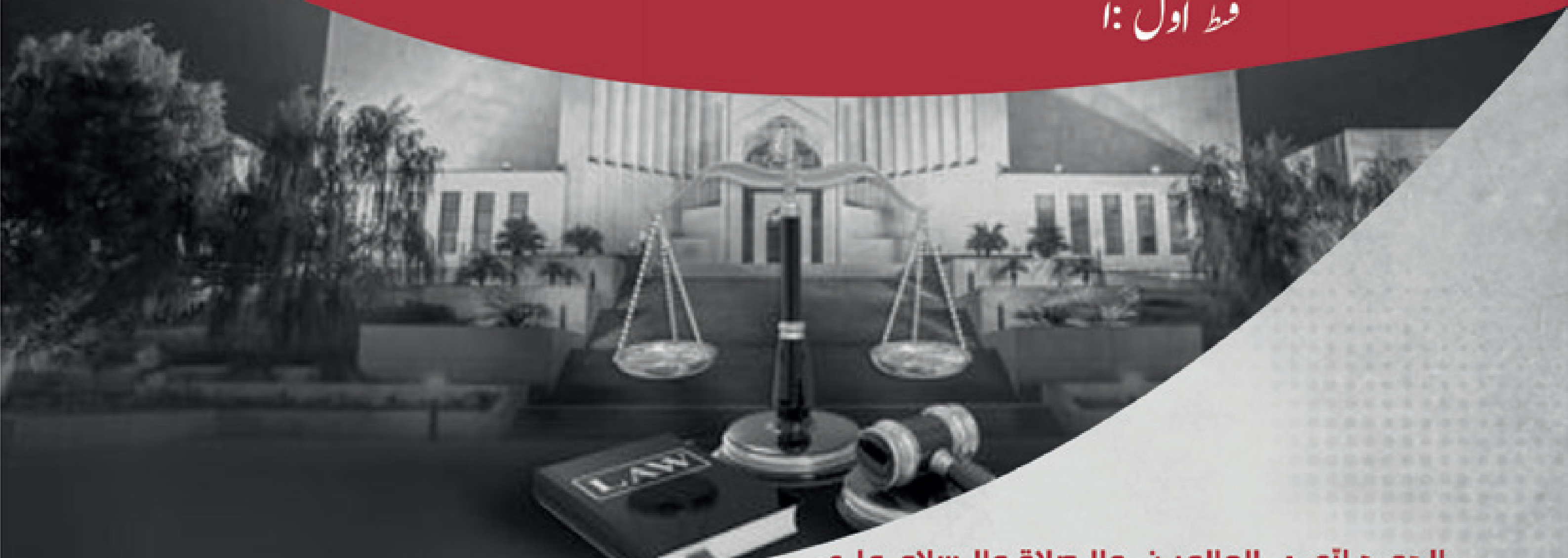
س: اپنے دین اور وطن دشمنوں، امن دشمن عناصر، چوروں اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف متعد رہیں مگر عام لوگوں کے ساتھ نرم، محتاط اور ترحم پر مبنی رویہ رکھیں۔ بے جا الزامات اور غلط معلومات کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ کسی کی حیثیت اور عزت پامال نہ ہو۔ کسی کی جان و مال کو ناحق نقصان نہ پہنچے۔ اس قوم کو ترحم اور شفقت کی ضرورت ہے۔ ہم ان کے خادم ہیں۔ ان کا تحفظ ہماری دینی اور ملکی ذمہ داری ہے۔ مگر خیال رہے کہ امن اور دفاع کے نام پر اپنے لوگوں کی بے قدری ہم سے نہ ہواور کوئی ہمارے اعمال کی شکایت اللہ تعالی سے نہ کرے۔

آخر میں ایک بار پھر ذکر کردوں کہ عید کے مبارک ایام میں شہدا کے خاندانوں، یتیموں، بیواؤں اور رشتہ داروں کا خاص خیال رکھیں۔ بے سہارا لوگوں سے اپنی ہمدردی اور تعاون کم نہ ہونے دیں۔ والسلام

آئینِ پاکستان، اسلامی کہ غیر اسلامی؟

شیخ عبد الرحمن حماد

قسط اول :۱



الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الكريم، اما بعد: فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم: اَلْيَومَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِينًا.

اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات (انسان) کو جب سے دنیا میں اپنی عبادت کے لیے بھیجا ہے تب سے اسے شُتربے مہار نہیں چھوڑا ہے، بلکہ ہر زمانے میں آسمانی صحیفے کی صورت میں اسے آئین ودستور سے مالا مال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی نوازش کا معاملہ آخری امت (امتِ محمدیہ) کے ساتھ بھی روا رکھا، بلکہ دیگر امتوں کی بنسبت اِس امت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسی شریعت اور ایسا آئین بھیجا ہے کہ اس میں رہتی دنیا تک کے احکام موجود ہیں، اسے اس بات کا محتاج نہیں بنایا کہ کسی اور دین ومذہب یا فلسفے سے استفادہ کرنا پڑے، چنانچہ امتِ محمدیہ (علی صاحبہا الف الف تحیۃ) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی واضح اور روشن شاہراہ پر چھوڑ کر گئے ہیں کہ جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے، جس پر چلتے ہوئے کوئی نہ بھٹکے، مگر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہلاکت کا ہو تو وہ اس واضح وروشن شاہراہ کو چھوڑ کر دیگر راستوں کی راہی بن جاتے ہیں، کیونکہ اس واضح روشن طریق کے علاوہ جتنے بھی راستے ہیں وہ اگرچہ بظاہر روشن اور سیدھے دکھائی دیں مگر ان پر کچھ سفر طے کرنے کے بعد انسان کا سامنا جس اندھیرے اور جن ڈھلانوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ لازماً ان کے مسافر کی تباہی اور ہلاکت کا سبب بنتے ہیں، جیساکہ حدیث شریف میں آتا ہے: «قدْ تركتكمْ على البيضاءِ ليلها كنَهارِها، لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إلَّا هَالِكٌ»

(سنن ابن ماجہ، باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین)

تمام شعبہائے زندگی میں امتِ مسلمہ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول وضوابط مقرر کیے ہیں، اور ان اصول کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تابعین اور تبع تابعین (رحمہم اللہ) نے عملی جامہ پہنا کر عملاً ثابت کیا کہ یقیناً یہی وہ اصول ہیں جو کامرانی وشادمانی کے ضامن ہیں، چنانچہ کئی صدیوں تک جب مسلمان حکمرانوں نے انہی اصول کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائے رکھا تو کامیابی نے ان کے قدم چومے، مگر شومئ قسمت سے ایک صدی سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے کہ مسلمانوں پر ایسے حکمران مسلط ہیں جنہوں نے غیروں کے طور طریقے اختیار کر رکھے ہیں، کھانے پینے، رہن سہن اور لباس سے لے کر طرزِ حکمرانی تک تمام معاملات میں غیروں کے پیروکار بنے۔

نظر آتے ہیں، جن کے یہاں اسلامی اُصول واَقدار کی نہ صرف یہ کہ کوئی قدر وقیمت نہیں، بلکہ عملاً اُن کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔

محترم قارئین! جب سے پوری دنیا کو نئے نظام میں جکڑنے کی غرض سے "جمہوریت" کی نیک نامی وکامیابی کے راگ الاپے جا رہے ہیں تب سے حکمران طبقہ بلا سوچے سمجھے اس کی ہر چیز کی پیروکاری کرتا ہوا نظر آتا ہے، اسلام کے علاوہ دیگر ادیان کے ساتھ تعلق رکھنے والے حکمران اگر ایسا کریں تو افسوس نہیں ہوتا کیونکہ اُن کے یہاں حکمرانی کے اصول نہ ہونے کے برابر ہیں، مگر اسلام تو ایک جامع دین ہے، اسلام نے کسی بھی شعبۂ زندگی کو بغیر اصول کے نہیں چھوڑا ہے، امورِ سلطنت کی انجام دہی کے لیے قرآن وسنت اور فقہائے اسلام کی کتب میں نہ صرف یہ کہ بنیادی اصول موجود ہیں بلکہ علمائے اسلام نے تو جزئیات تک کو بیان کیا ہے، مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلم حکمرانوں کو مغرب کی تقلید سے چھٹکارا تو ملے، ان کے دل میں اسلام کی وہی عظمت پیدا تو ہو جو ایک سچے وکامل مسلمان کے دل میں ہوتی ہے۔ کاش کہ مسلمانوں کو ایک بار پھر وہ حکمران نصیب ہوں جن کے دل مسلمانوں کے عروج کے لیے تڑپے، خود بھی اسلامی احکام پر عمل پیرا ہوں اور رعایا کو بھی ایسا ماحول اور نظام دیں جس کی بدولت شریعت پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

گرامی قدر قارئین! "جمہوریت" نے انسانوں کو ایک مخصوص طبقے کے غلام بنانے کے لیے جہاں اور بہت سے دام بچھا رکھے ہیں ان میں ایک دام "آئین" کا بھی ہے، بادیٔ النظر میں یہ ایک ایسی پُرکشش چیز ہے کہ اس نے پوری دنیا کو اپنا گرویدہ بنایا ہوا ہے، جس ملک میں آئین نام کی یہ جاذب چیز نہ ہو یا عالمی معیار پر پورا نہ اترے تو مہذب کہلانے والوں کے یہاں اُسے ملک کا درجہ نہیں دیا جاتا، اس کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں رکھے جاتے، اور جب وہ چاہیں تو اس پر چڑھ دوڑتے ہیں، اور اس میں ایسے لوگ ایکسپورٹ کرتے ہیں جو جمہوریت کے اس مقدس صحیفے کی تدوین وترتیب کے دلدادہ ہوتے ہیں، جس کا مشاہدہ اسلامی دنیا کے استعمار کے بعد کی صورت حال سے ہر باشعور شخص نے بخوبی کیا ہے۔

معزز قارئین! جب یورپین اقوام نے مسلمانوں کے مقبوضہ علاقے اس لیے چھوڑنے کا فیصلہ کیا کہ مزید اُن کے لیے اسلامی سرزمین پر حکومت کرنا مشکل ہو گیا تو انہوں نے مسلم ماں باپ کے اُن اولاد کو آگے لایا جو اُن کے تربیت کردہ تھے، اُن کا اسلام کے ساتھ رشتہ صرف مسلم معاشرے کی وجہ سے برائے نام جڑا ہوا تھا، ان کے مفادات مسلمانوں بجائے یورپین اقوام کے ساتھ وابستہ تھے، اس لیے انہوں نے اسلام کو محض انفرادی معاملہ قرار دیکر اسے اجتماعی زندگی سے الگ کر دیا، اسلام کا معاشی نظام چھوڑ کر یہودی مفادات کا محافظ سودی نظام اپنے اپنے مما لک جاری کیا، اسلامی نظامِ تعلیم چھوڑ کر سیکولر نظامِ تعلیم کی سرپرستی کی، سیاسی میدان میں "جمہوریت" کو اصل قرار دیکر اسلامی سیاست کو تو بالکل ختم کیا، اور تقسیم برصغیر کے نتیجے میں پاکستان میں جو کچھ ہوا اُس پر تو خون کے آنسوں بہانے کی ضرورت ہے، کیونکہ برصغیر (پاک وہند) کے مسلمانوں نے جس اسلامی نظام کے لیے جان، مال اور عزت کی قربانی دی تھی انہیں نہ صرف یہ کہ اس سے محروم رکھا گیا، بلکہ اس کے لیے آواز بلند کرنا، اس کے لیے ماحول بنانا سنگین غداری کے زُمرے میں ڈال کر ایک ایسا جرم بنایا دیا گیا کہ جس کی پاداش میں اب تک ہزاروں محبانِ اسلام ووطن کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے، ہزاروں کو سالہا سال سے اذیت خانوں میں پابندِ سلاسل کر رکھا ہے، اور لاکھوں مسلمانوں کو اپنے گھروں سے ہجرت پر مجبور کر دیا ہے۔

قارئینِ کرام! آمدم بر سرِ مقصد! بعض طبقات کی طرف سے یہ بات بار بار کی جاتی ہے کہ پاکستان کا آئین اسلامی ہے، بعض اس کو سو فیصد اسلامی بتاتے ہیں ہیں، اور بعض چند دفعات کو چھوڑ کر باقی آئین کو اسلامی کہتے ہوئے نہیں تھکتے، یہی وجہ ہے سال 2023ء کو آئینِ پاکستان کی پچاسویں سالگرہ کا جشن یہ کہہ کر بڑی گرم جوشی کے ساتھ منایا گیا کہ اسلامی مما لک میں سب سے زیادہ اسلامی دفعات کا حامل آئین، آئینِ پاکستان ہے۔

محترم قارئینِ کرام! اس موضوع پر علمائے اسلام نے

بہت کچھ لکھا ہے، کہ آیا پاکستان کا آئین اسلامی ہے کہ نہیں؟ یقیناً بہت ان حضرات نے بہت بڑی خدمت سر انجام دی ہے، مگر جو تحریرات میری نگاہ سے گزری ہیں ان میں آئین پاکستان کی اسلام کے ساتھ چند دفعات کے تضادات کو بیان کیا گیا ہے، اُن تحریروں میں پورے آئین کا استقصاء نہیں کیا گیا ہے، اس لیے سوچا کہ "قسط وار" آئین پاکستان کی ہر اُس دفعہ کو اہلیانِ پاکستان پر واضح کی جائے جو اسلامی شریعت کے ساتھ متصادم ہو، اس کے بعد ہر قاری خود ہی اندازہ لگا سکے گا کہ آئین پاکستان کو اسلامی کہنا زمینی حقائق سے کتنی خلاف بات ہے! مگر سر دست اتنا عرض کرتا چلوں کہ آئین جب اسلامی کہلانے کا مستحق ہو گا؟ اس بارے میں محدث العصر استاذ الاساتذہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ (بصائر و عبر، ج 2، ص: 106) لکھتے ہیں:

آئین کے واضعین کی جانب سے بڑی شدت واصرار کے ساتھ یہ فرمایا گیا ہے کہ آئین اسلامی جمہوری اور وفاقی ہے، یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں کہ وہی آئین اسلامی آئین کہلانے کا مستحق ہو گا جس میں اعلان کیا گیا ہو کہ:

١ حکومت کا کوئی اقدام اسلام کے خلاف نہیں ہو گا۔

٢ مملکت کے تمام شہریوں پر اسلامی فرائض کی پابندی قانوناً لازمی ہو گی۔

٣ ہر شہری اسلام کے عدل عمرانی سے مستفید ہو گا اور اسلامی معاشیات کا نفاذ ہو گا۔

٤ ممنوعات شرعیہ پر اسلامی تعزیرات جاری ہوں گی۔

٥ ملک کی تمام عدالتیں صرف اسلامی قانون کی پابند ہوں گی اور اس آئین کے نفاذ کے دن سے تمام رائج الوقت غیر اسلامی قوانین منسوخ تصور کئے جائیں گے۔

٦ خدا اور رسول کے صریح احکام بغیر کسی مسخ و تحریف کے نافذ کئے جائیں گے اور ان پر کسی اتھارٹی کو رائے زنی کا حق حاصل نہیں ہو گا۔

٧ مجلس قانون ساز کا کوئی فیصلہ اگر اسلامی اصول کے منافی ہوا تو عدالت عالیہ میں اسے چیلنج کرنے کا ہر مسلمان کو حق ہو گا۔

٨ اسلامی شعائر کا تحفظ کیا جائے گا اور ان کی بے حرمتی مستوجب سزا ہو گی۔

٩ منافی اسلام سرگرمیاں ممنوع ہوں گی۔

١٠ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں ہو گی اور

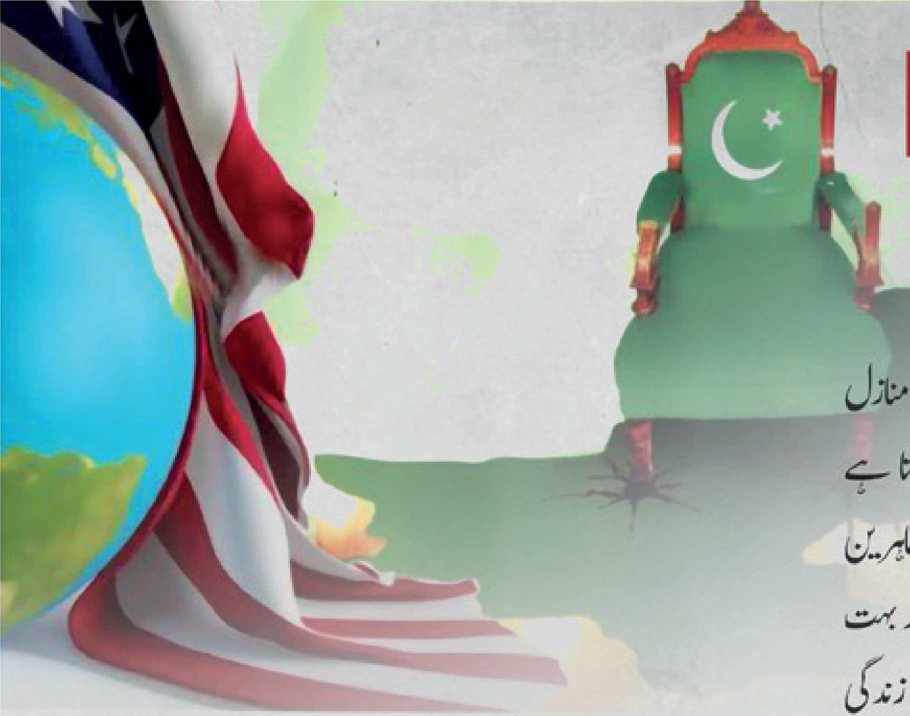
١١ ارتداد کو اسلام کے خلاف بغاوت تصور کیا جائے گا اور اس کی وہی سزا ہو گی جو بغاوت کی ہو سکتی ہے۔

پھر بنوری رحمہ اللہ فقہ الواقع کا احساس دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

سوال یہ ہے کہ کیا نئے آئین میں یہ بات کہی گئی ہے کہ ہر معاملہ میں اسلام کو بالادستی حاصل ہو گی؟ یا کسی اسلامی عقیدے، اسلامی شعائر یا اسلام کے کسی اصول اور قانون کو آئینی تحفظ دیا گیا ہے؟ کیا اسلامی عدالت پر اسلامی قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کی پابندی عائد کی گئی ہے؟ کیا اسلامی تعزیرات کے نفاذ کا اعلان کیا گیا ہے؟ کیا مسلمانوں پر اسلامی فرائض کی پابندی کو لازم کیا گیا ہے؟ کیا انسداد ارتداد کے لیے کچھ کیا گیا ہے؟ کیا اسلام کُش سرگرمیوں پر قدغن لگائی گئی ہے؟ کیا یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اسلامی مملکت خدا اور رسول کے احکام کو جوں کا توں نافذ کرنے کی پابند ہے؟ کیا یہ ضمانت دی گئی ہے کہ اگر پارلیمنٹ یا کوئی ماتحت ادارہ اسلام کے خلاف کوئی فیصلہ کرے تو اسے چیلنج کیا جا سکتا ہے؟

اگر ان تمام سوالات کا جواب نفی میں ہے تو خود اپنے ضمیر سے دریافت فرمائیے کہ یہ دستور کہاں تک اسلامی دستور کہلانے کا مستحق ہے؟ اور اللہ تعالی کی نظر میں اس کی کیا قیمت ہو گی؟ اگر اسلام کے کسی اصول کو آئینی تحفظ حاصل نہیں اور صرف وعظ کے درجہ میں عوام کی نمائش کے لیے اسلام کا نام لیا گیا ہے تو کیا یہ ایسی چیز ہے جس پر مسرت وشادمانی کے شادیانے بجائے جائیں؟ کیا اسے اسلام سے وفاداری کہا جائے گا؟ اور کیا بھلا یہ طرز عمل حق تعالی کی رضا اور رحمت کا موجب ہو گا؟

(بصائر و عبر، ج 2، ص: 108)



پاکستانی حکمرانوں کی نااہلی کی کارستانیاں

مولانا سلیم حقانی

کوئی ملک و قوم اور جماعت و تنظیم اس وقت ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے اپنے منزل مقصود پہ نہیں پہنچ سکتا ہے جب تک کہ وہاں کے تعلیم یافتہ، ہنر مند،باصلاحیت اور ماہرین فن اشخاص کے صلاحیتوں کو بروئے کار نہ لایا جائے۔ اور بہت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج ان سے قومی زندگی کے ہر شعبے میں محرومی اور امتیازی سلوک برتا جاتاہے۔ اقتصادی، معاشی صنعتی وغیرہ شعبوں میں انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ،اور قدم قدم پر ان کے آگے رکاوٹیں کھڑی کردی جاتی ہیں۔ سرکاری، نیم سرکاری ملازمتوں کے دروازے ان کے لیے تقریباً بند کردیے گئے ہیں، تعلیمی مواقع سے انھیں جبری طور پر دور کردیاگیا ہے غرض یہ کہ زندگی کے ہر میدان میں ان کے ساتھ غیریت اور جانبداری برتی جاتی اور ر بہتر مواقع یا محفوظ ماحول کے لیے اپنے ملک کو چھوڑنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی صلاحیتوں کو کسی دوسرے ملک لے جاتے ہیں، جس کا واضح مطلب ملکی ترقی، معیشت اور ملکی و قومی سرمائے کا خسارہ ہے۔ موجودہ حالات میں مسلمانان پاکستان وطن عزیز میں اپنے مستقبل کے لئے پریشان ہے جہاں تیزی سے زوال پذیر معیشت نے بے یقینی کی صورتحال پیدا کی ہوئی ہے

بیورو آف امیگریشن کی دستاویز کے مطابق 2018 میں قابل پیشہ ور افراد کی. تعداد 3لاکھ 82ہزار تھی اور 2019 میں 6لاکھ 25 ہزار تھی اور 2021 میں کرونا وباء کے باعث سفری پابندیوں کے نتیجہ میں کمی آئی 2لاکھ 88 ہزار تعداد تھی لیکن پابندیوں میں نرمی اور خاتمے کےبعد 2022 میں 8لاکھ 32ہزار سے زائد قابل پیشہ ور افراد بہتر مواقع کے تلاش میں بیرون ملک چلے گئے.اور رواں سال 2023 میں صرف مارچ تک 1لاکھ 27ہزار سے زائد قابل پیشہ ور افراد بہتر مواقع کے تلاش میں ملک چھوڑ گئے. اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد جیسے ڈاکٹر، انجینئر، انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ماہرین اور اکاؤنٹنٹ بھی شامل تھے۔ سوال یہ ہے کہ آخر ہم یہاں تک کیسے پہنچے؟

اس معاملے پر بھی تھوڑی نظر ثانی کرتے ہیں، دیکھا جائے تو پاکستان میں طویل عرصے سے مسلسل سیاسی عدم استحکام اور بڑھتے ہوئے معاشی بحران نے پاکستان کے مستقبل کو تاریکیوں میں دھکیل دیا ہے۔ لاکھوں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ہنرمند نوجوان بہتر مستقبل کے لیے اپنی دھرتی چھوڑ کر دیار غیر جانے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ اگر کوئی پاکستانی روزگار کے لیے بیرون ملک جانے کا سوچے تو سب سے پہلے امریکا، کینیڈا اور خلیجی ریاستوں کے نام ذہن میں آتے ہیں لیکن اس وقت نوجوان نسل کی مایوسی کا یہ عالم ہے کہ مغربی، یورپی اور خلیجی ممالک

کے ساتھ نوجوان سوڈان اور عراق تک جارہے ہیں جس کو جہاں جانے کا موقع مل رہا ہے وہ وہاں اپنا معاشی مستقبل وہاں سے جوڑ رہا ہے۔

اس وقت پاکستان کی موجودہ حالت یہ ہے کہ ہمارے پاس اشیاء درآمد کرنے کے پیسے نہیں ہیں جبکہ ضروری اشیاء کے دام دن بدن بڑھتے جارہے ہیں۔ مہنگائی جو عموما5یا6 فیصد رہتی ہے اب 25 اور 26 فیصد سے بھی بڑھتی جارہی ہے اور بنیادی کھانے پینے کی اشیاء کے دام سونے کی مانند ہیں۔ ایسے میں لوگوں کے لئے بنیادی ضروریات پوری کرنا مشکل ہوگئی ہیں تو وہ دوسری ضروریات زندگی کو پورا کر پانے کے بارے میں تو سوچ بھی نہیں سکتے۔

سال 2023 کے اس دور میں جہاں دنیا چاند پہ زمین خرید کر گھر بنانے کی باتیں کر رہی ہے، پاکستان میں بجلی بچاؤ مہموں کا آغاز دکانیں اور شاپنگ مالز کو جلدی بند کروا کے کیا جارہا ہے۔ پاکستانی حکومت مسلسل قرضہ مانگنے پر مجبور ہے۔ اور پچھلے سال آنے والے سیلاب)جو ان حکمرانوں کے اسلامی احکاماتِ سے دوری اور ظلم و ستم کی کینخوستوں کی وجہ سے) نے کمر بری طرح توڑ کر رکھ دیے. حکمرانوں کی نا اہلی اور غلط پالیسیوں کے نتیجے میں عوام کے لئے روزگار کے مواقع نہ ہونے کے برابر ہیں تو کیا ان حالات میں ایک نوجوان کا اپنا اور خاندان کے مستقبل کے بارے میں سوچنا غلط ہے؟ ہمارے ملک میں جب عوام کے لئے پڑھنے لکھنے کہ باوجود روزگار کے مواقع نہیں ہوں گے تو وہ یقیناً اک بہتر مستقبل کے لئے دوسرے ذریعوں کی جانب جائیں گے۔ ان حالات میں حکومت اور سیاسی پارٹیوں کا یہ کام بنتا ہے کہ وہ بجائے لڑنے کے اور ایک دوسرے پہ لعن وطعن کرنے سے اپنے ملک کی بہتری کے لئے ایک ساتھ کھڑے ہوں اور مل کر مسائل کا حل تلاش کریں۔ ہر اس اقدام کو جس کی شریعت نے اجازت دی ہے بروئے کار لائیں جس سے ملک کی بہتری ممکن ہے۔ اور اسی طرح ہر وہ اقدام بھی یقیناً ضرور کریں کہ جس سے ملک کا آنے والا مستقبل بھی محفوظ رہے اور یہ بہتری صرف اسلامی نظام ہی میں مضمر ہے اگر کسی کو کوئی اشکال و اعتراض ہو کہ ایسے کیسے ممکن ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ افغانستان میں امارت اسلامی اعزہا اللہ نے یہ سب کچھ کر دکھایا کہ اسلامی نظام میں کتنی برکتیں، رحمتیں، عدل وانصاف اور اللہ تعالی کی مدد و نصرتیں اترتی ہیں۔ لہذا پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ" والا نظام ہی اس وطن عزیز کی قسمت کو بدل سکتا ہے اور ان سارے مشکلات سے نکال سکتا ہے. اور تحریک طالبان پاکستان ہی مایوسی کی ان تاریکیوں میں امید سحر کی کرن ہے۔

خلافت، سیاست اور جمہوریت
محمد عاصم ہندی

قسط اول :۱

اسلام ایک مکمل نظام حیات اور کامل دین ہے جبکہ خلافت اور جمہوریت حکومت کرنے کیلئے دو الگ الگ نظامیں ہیں۔
لیکن کیا جمہوریت اور خلافت دونوں پر لفظ سیاست کا اطلاق ہوسکتا ہے؟
کیا یہ دونوں ایک ہی چیز ہے؟
کیا دونوں ہی اسلام کے نظام حکومت ہیں؟
یا پھر یہ دونوں مختلف نظام حکومت ہیں؟
آئیے دیکھتے ہیں کہ اہل علم نے سیاست، خلافت اور جمہوریت کی کیا تعریفات کی ہیں؟۔
سیاست کیلئے انگریزی لغت میں لفظ "politics" استعمال ہوتا ہے جو اصل میں گریک یونانی لفظ "politika" سے مشتق ہے اسکے معنی
"Affairsofareas" (خطوں کے باہمی تعلقات) ہے۔
اصطلاحی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:
Politics is defined in such different"
:ways
astheexerciseofpower,thescienceof
governmentandtheabilityofmakingthe
"collectivedecisions
سیاست کو مختلف طرح سے واضح کیا گیا ہے جیسا کہ "قوت کا جاری رکھنا"، "حکومت کرنے کی استعداد" اور مجموعی طور پر "مشترکہ فیصلوں کی قابلیت" آکسفورڈ والوں نے اسطرح لکھا ہے:
Activitiesaimedatimprovingsomeone's"
"situation
ایسے کام اور ایسی سرگرمیاں جو کسی کی حالت بہتر کرنے کیلئے
ہو، **پولیٹیکس** یا سیاست کہلاتی ہے۔
عربی میں لفظ سیاست کے لغوی معنی "اصلاح" اور "سنوارنا" کے ہیں۔
(لسان العرب طبع بیروت ج6 ص108)

سیاست کی اصطلاحی تعریف میں امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:
استصلاح الخلق و إرشادهم إلى الطريق المستقيم المنجي في الدنيا والآخر
یعنی سیاست مخلوق کی اصلاح اور رہنمائی کرنا ہے سیدھے راستے کی جانب، جو دنیا اور آخرت کی نجات کا ذریعہ ہو۔
دوسری جگہ لکھتے ہیں:
وھی التالیف والتعاون والاجتماع علی أسباب المعیشة و ضبطھا.
یعنی سیاست وہ تدبیر ہے جو زندگی کے وسائل اور انکے دائرے میں افراد معاشرہ کے درمیان باہمی محبت اور اتحاد و تعاون پیدا کرتی ہے۔
(احیاء العلوم، کتاب الحکم باب اول ج1 ص9)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخفاء میں لکھتے ہیں:
وهي الحكمة الباحثة عن كيفية ربط بين أل المدينة
یعنی سیاست وہ حکمت، فن وعلم ہے جو ان تدابیر سے بحث کرتی ہے

جن کے ذریعے شہریوں کے باہمی ربط و تعلق کی حفاظت کی جاتی ہے۔

ان عبارات سے سیاست کا مفہوم سمجھ میں آیا کہ سیاست کا معنی مکر و فریب اور انسانوں کو آپس میں لڑانا نہیں، بلکہ سیاست اُس حکمت عملی کا نام ہے جو افراد کے مابین اخوت و محبت اور اتحاد و اتفاق پیدا کرتی ہوں، اور اس سے مخلوق کی حق بجانب راہنمائی ہو۔ پس حقیقی سیاست دان بھی وہی ہوگا جو معاشرے سے پارٹی بازیاں، تعصب اور تفرقہ بازی ختم کر کے انہیں ایک جھنڈے تلے جمع کرے۔

خلافت کا مادہ "خلف" کا لغوی معنی ہے پیچھو، پچھلے، یا بعد میں۔

الخلف ضدّ قدام (لسان العرب ج 9 ص 82)

قرآن میں بھی اسی معنی میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔

اب یہ پیچھو ہونا کسی کے بعد آنا یقیناً آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ 'خلف اس شخص کو کہتے ہیں جو پہلے کا نائب ہو اور اس کے بعد اسکا تابع بنے، اس کی طرف سے ذمہ دار بنے'۔

(لسان العرب ج9 ص، 8483)

پھر امام فراء کے ایک شعر پر تبصرہ کرتے ہوئے ابن منظور فرماتے ہیں:

والخلافة: الإمارة وي الخِلّيفى وانه لخليفة بين الخلافة والخليفِي و في حديث عمر لولا الخليفى لأذنت وقال غير: الخليفة السلطان الأعظم و أنشد الفراء:

أبوک خليفة ولدته أخرى

و أنت خليفة ذاک الكمال

خلافت کے معنی امارت کے ہیں اور خلیفہ کے بھی یہی معنی ہے، عرب کہتے ہیں کہ فلاں شخص خلیفہ ہے یعنی اسکی حکومت ایک کھلی حقیقت ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ خلیفی یعنی حکومت کی ذمہ داریاں نہ ہوتیں تو میں خود اذان دیتا۔

بعض دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ خلیفہ ہر حکمران کو نہیں بلکہ بڑے حکمران کو کہا جاتا ہے۔ امام فراء کا شعر ہے:

تیرا والد خلیفہ یعنی حکمران تھا جس سے دوسرا خلیفہ پیدا ہوا تھا اور تو بھی خلیفہ ہے اور یہی تو کمال ہے۔

پس معلوم ہوا کہ خلافت صرف جانشینی اور قائم مقامی کو نہیں کہا جاتا بلکہ نیابت، نیابتی، امارتی، اسلامی حکومت کو بھی خلافت کہا جاتا ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ خلافت کی اصطلاحی تعریف میں لکھتے ہیں:

رياسة عامّة في الدين والدنيا خلافة عن النبي.

خلافت وہ عمومی ریاست ہے جو دینی اور دنیوی امور میں نبی کی نیابت میں کام کرتی ہوں۔

(مجموعہ شامی باب الامامۃ ج1 ص 511)

امام ابو الحسن متوفی450ھ لکھتے ہیں:

ي موضوعة لخلافة النبو في حراسة الدين وسياسة الدنيا.

یہ اسلامی حکومت امارت و خلافت بنائی جاتی ہے نبی کی نیابت کیلئے دین اسلام کی حفاظت کرنے میں اور دنیا کا نظم و نسق چلانے اور اسکی اصلاح کرنے میں۔

(أحکام السلطانیۃ طبع مصر 1973 و مثلہ فی مقدمہ ابن خلدون ص 166)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح لکھتے ہیں:

هي الرياسة العامة في التصدي لإقامة الدين.

خلافت وہ عمومی ریاست ہے جو اقامت دین کی جانب عملاً متوجہ رہتی ہو۔

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، طبع لاہور 1976، ص 2 و مثلہ فی مطالع الانوار بر حاشیہ شرح مطالع ج 1 ص 571)

ان عبارات سے خلافت کا مفہوم واضح ہوگیا کہ خلافت و امارت وہ عمومی ریاست ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نیابت میں مسلمانوں کے دین اسلام کی حفاظت کرے اور عملی طور پر اس دین اسلام کو قائم کرنے کا کام کرتی ہو۔



اختلاف سے دور رہیں!

مفتی شہزاد حسن

اتفاق و اتحاد جہادی صف میں بنیادی چیز ہوتی ہے۔ تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کیا جائے اور فتح و شکست کی بنیادی اسباب کو ٹٹولا جائے تو فتح و شکست کا بنیادی سبب اتفاق اور اختلاف نکلے گا۔ وحدت و اتفاق جس جماعت میں موجود ہو تو ان کا مقدر فتح و نصرت ہوتی ہے اور جس جماعت میں اختلاف پایا جائے تو ان کی تقدیر میں منتشر ہونا، شکست، ناکامی اور نامرادی لکھی جاتی ہے۔

جب بھی مجاہدینِ اسلام کو نقصان پہنچا ہے تو اختلاف ہی کی وجہ سے، تاتاریوں کا فتنہ اگر امت مسلمہ پر ٹوٹ پڑا ہے تو وہاں بھی بنیادی سبب اختلاف ہی تھا۔ چنگیز خان مسلمانوں پر یلغار کرنا چاہتا تھا لیکن عالمِ اسلام پر حملہ کرنے میں اسی لیے متذبذب تھا کہ کہیں مسلمان حکومتیں متحد ہوکر اس کے مقابلے میں نہ نکل آئیں لیکن جب بغداد کے خلیفہ ناصر نے خوارزم کی سلطنتِ اسلامیہ پر چنگیز خان کو حملہ کرنے کی دعوت دی تو چنگیز نے دنیائے اسلام پر یلغار کرنے کے لیے پر تول دیئے کیوں کہ چنگیز کی راہ میں حائل سب سے پہلا اسلامی ملک خوارزم تھا۔ مسلمانوں کے باہمی اختلاف کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چنگیز نے ایک ہزار کلومیٹر برف پوش پہاڑوں کا سفر طے کرکے مسلمانوں کا ستیاناس کردیا۔ اس اختلاف کی وجہ سے خوارزمی مسلمان تو نیست و نابود ہوگئے لیکن بغداد بھی تاتاریوں کی وحشت سے بچ نہ سکا بلکہ بغدادی خلیفہ کو تاتاریوں نے دری میں لپیٹ کر بوری میں بند کرکے اس وقت تک لاٹھیوں اور لاتوں سے پیٹا جب تک اس کا دم نہ نکل گیا۔

اسی طرح سلطنتِ خوارزم کی ایک عظیم مجاہد سلطان جلال الدین خوارزم شاہ نے جب تاتاریوں کو کئی میدانوں میں پے درپے شکست سے دوچار کیا اور مجاہدینِ اسلام فتح کے دروازے پر پہنچ چکے تھے، چنگیز خان کے دماغ سے تمام دنیا کو تہس نہس کرنے کا جنون نکلنے والا ہی تھا کہ اسلامی لشکر کے دو بڑے کمانڈرز سیف الدین اغراق اور امین الدین ملک کے مابین مالِ غنیمت میں حاصل ہونے والے ایک گھوڑے کے استحقاق پر آپس میں اختلاف پڑ گیا اور دونوں باہم الجھ پڑے۔ اس اختلاف کی وجہ سے سیف الدین اغراق لشکر سے علیحدہ ہوگیا۔ کئی دیگر کمانڈرز نے بھی اس کی تقلید کی۔ اسلامی لشکر کو ایک شدید دھچکا لگا اور یہ دشمنانِ اسلام کے لیے ایک سنہری موقع تھا۔ چنگیز خان نے حالات سے مطلع ہوکر تمام بکھرے ہوئے لشکر کو طلب کیا اور یوں طوفانی یلغار کی۔ اس کے نتیجے میں اسلامی لشکر کی فتح شکست سے تبدیل ہوگئی۔

تاریخ کے اوراق سے یہ مشت نمونہ خروار کے طور پر ہدیہ ناظرین کیا۔

ماضی قریب میں بھی جب مجاہدین اسلام باہمی افتراق کا شکار ہوچکے ہیں تو ان کی فتح تبدیل ہوکر ہزیمت کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ آج ایک بار پھر جب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر مولائے کریم نے مفتی نور ولی حفظہ اللہ

کی قیادت میں متحد ہونے کا احسان کیا تو مکار دشمن مختلف شکلوں میں ان کے درمیان تفرقہ اور پھوٹ ڈالنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے لیکن الحمد للہ کہ اس کوشش میں مکار دشمن ناکامی کا شکار ہے۔ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین اس بات کو جان چکے ہیں کہ اتفاق و اتحاد ہی میں ان کی کامیابی اور دشمن کی رسوائی ہے۔ آج کراچی سے خیبر تک ملک کے طول و عرض میں جو محاذیں گرم ہو چکی ہیں یہ اتفاق و اتحاد کی مرہون منت ہے۔ مکار دشمن جن کے گھٹی میں منافقت، مکاری، دجل و فریب اور پروپیگنڈے پڑے ہیں مسلسل تحریک طالبان پاکستان کی صف میں دراڑ پیدا کرنے کی ناکام کوشش میں لگا ہوا ہے۔ سوشل میڈیا پر آئے روز جھوٹی افواہیں پھیلا رہے ہیں تاکہ اپنے مذموم مقاصد حاصل ہونے میں کامیاب ہو جائے لیکن ان کا یہ خواب کبھی بھی پورا ہونے والا نہیں ہے۔ ان شاء اللہ العزیز۔

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین خود کو قرآنی فرمان "ولا تفرقوا" کا مصداق بنا کر میدان میں ثابت قدم رہیں، وہ وقت دور نہیں کہ کابل کی طرح اسلام آباد پر بھی تحریک طالبان پاکستان کے سفید پرچم کا راج ہوگا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

پاکستان میں سیاسی ہلچل اور عوام کا فرض

سیف اللہ خراسانی



پاکستان میں سیاسی ہلچل اور سیاستدانوں کا ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آپ غور کریں کہ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک سب نے مل کر کبھی بھی اس ملک کی ترقی کا سوچا؟ یقیناً جواب نہیں میں ہوگا۔ ایک پارٹی اقتدار میں آتی ہے تو دوسری پارٹیاں اس کے مدمقابل آجاتی ہیں۔ وہ مل کر موجودہ حکومت کے خلاف دھرنوں اور احتجاجوں پر اتر آتی ہیں اور درمیان میں

عوام استعمال ہوتی ہے۔ عوام کو سوچنا چاہیے کہ آخر ان جمہوری پارٹیوں نے ہیں یا اس ملک کو یا اسلام کو دیا کیا ہے؟۔

اس ملک کے بننے کا مقصد اصلی نفاذ اسلام تھا جو کہ کسی کی زبان پر نہیں آتا۔ البتہ وہ الگ بات ہے کہ بعض دفعہ دھوکہ دینے کے لیے بعض لوگ اسلامی ٹچ کا مصالحہ استعمال کرتے ہیں لیکن آج تک اسلام نافذ نہ ہو سکا بلکہ اسلام کی مخالفت کرتے ہیں اور کفار کا ساتھ دیتے ہیں۔

ان کی خیانت کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوگی کہ ایک پارٹی کے لوگ حکومت میں آتے ہیں وہ خوب مہنگائی کرتے ہیں، ظلم و ستم کرتے ہیں، علماء اور اہل حق کو جیلوں میں ڈالتے ہیں۔ اور جب ان کی حکومت ختم ہوتی ہے تو بیرون ممالک روانہ ہو جاتے ہیں اور پھر کوئی نئی پارٹی آجاتی ہے گویا نمبر وار حکومت کر رہے ہوں۔

کیا یہ اسلام کے وفادار ہیں؟

کیا یہ اس ملک کے محسن ہیں؟

کیا یہ عوام کے خیر خواہ ہیں؟

واللہ ایسا کچھ بھی نہیں، یہ سب بیرونی امداد پر پلنے والے لوگ ہیں۔ اگر ایسے لوگ اسلامی حکومت میں ہوں تو سب سے پہلے ان کو سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔ کسی کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور کوئی قتل ہوگا کہ جرم ہی ان کے ایسے ہیں۔ شریعت میں تو ان جیسے لگوں کی تو گواہی ہی معتبر نہیں سمجھی جاتی اور جو شہادت و گواہی کا ہی حقدار نہیں ہے وہ حکمران کیسے بن سکتا ہے؟۔

لیکن یہ سب جمہوری، غیر اسلامی اور طاغوتی نظام کا ثمرہ ہے کہ ایسے لوگ پاکستان و بقیہ ممالک پر مسلط ہیں۔ انہی لوگوں کی وجہ سے اسلام و مسلمان بدنام ہیں۔ جب سے جمہوریت رونما ہوئی ایک مخصوص طبقہ پوری دنیا میں حکومت کر رہا ہے جبکہ باقی عوام غربت و ذلت کی چکی میں پس رہی ہے۔ حالانکہ جمہوریت میں نام عوام کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہاں تو دھوکہ بھی عوام کو دیا جاتا ہے اور یہاں یہی اس غلیظ نظام کا حسن بنتا ہے۔

اگر آپ دو منٹ بھی نکال کر سوچیں کہ آخر اس نظام نے ہمیں کیا دیا ہے؟ معاشی نقصانات، اللہ سے بغاوت کا درس، شریعت کی مخالفت کا حق اور کرسیوں پر بیٹھے زمینی خداؤں کو قرآن و سنت میں تحریف اور قبول و انکار کا حق تو اسی نظام نے دے رکھا ہے۔ اسی لیے تو آج دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے، کسی کو سکون اور چین نہیں، راتوں کی نیندیں اڑ چکی ہیں، کوئی امن سے نہیں رہ سکتا، ہر جگہ ہر کوئی خطرہ محسوس کرتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ عام پاکستانی مسلمانوں کا کیا فرض بنتا ہے؟ ایسے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام کو قربانی کا بکرا بننے کی بجائے ان لٹیروں سے حساب لیں، ان بدمعاشوں سے خون کا بدلہ لیں، جمہوریت کے دلدل سے نکلیں اور اسلام کے نفاذ کے لیے کوشش کریں، بذات خود بھی اس مبارک جہاد میں حصہ لیں اور عوام الناس کو بھی اس کی دعوت دیں کہ وہ مجاہدین اسلام کا ساتھ دیں۔ بڑا عرصہ غفلت کی نیند سوئی، بہت زمانہ گزرا کہ اسلامی نظام سے محروم رہے، طویل عرصہ کوئی تحریک نا چلی لیکن اب چند دیوانوں نے تحریک طالبان پاکستان کے نام سے ایک امیر کے سائے تلے اپنے اس مقدس جہاد کا آغازِ نو کیا ہے۔ کافی عرصہ سے یہ دیوانے قربانیاں دے رہے ہیں۔ اب حق بنتا ہے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جہاد کیا جائے اور مجاہدین کا ساتھ دیا جائے تاکہ جس مقصد کے لیے دنیا میں آئے اور پاکستان وجود میں آیا وہ مقصد پورا ہو اور اسلام چونکہ غالب ہونے کے لیے آیا ہے اسی لیے وہ بھی ہمارے ہاتھوں غالب ہو کر رہے۔



پاکستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کا تسلسل

عبداللہ مجاہد

بہت زیادہ تفصیل یا تحقیق میں جانے کی بجائے اصل بات پر آتے ہیں۔ برصغیر میں برطانوی افواج کا بنیادی مقصد ایسٹ انڈیا کمپنی کا تحفظ، ہندوستان کے وسائل پر اپنی گرفت مضبوط کرنا اور اسلامی یا آزادی کی تحریکوں کو کچلنا تھا۔ برطانوی ہند میں انگریز فوج کو خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ یہ جو آج ہمیں پاکستان کے ہر بڑے شہر میں کینٹ، گیرزن اور کالونیاں وغیرہ نظر آتی ہیں یہ سب ہمیں برطانوی افواج کی وراثت میں ملی ہوئی ہیں۔ برطانوی ہند میں فوجیوں کو ملک سے دور ہونے کی وجہ سے انکو خوش اور راضی رکھنے کیلئے بے شمار سہولیات دی جاتی تھیں، انہیں شہری علاقوں سے دور رکھا جاتا تھا تاکہ عوام سے میل جول نا بڑھ سکے اور ان سے ہمدردی پیدا نہ ہوجائے۔ انکا واحد مقصد برطانوی مفادات کا تحفظ ہوتا تھا۔

یہی روایات پاکستان کی افواج میں آج بھی موجود ہیں۔ کبھی کینٹ ایریا سے گزر کر دیکھیں تو ایسا محسوس ہوگا گویا کسی اور ریاست میں آگئے ہوں۔ اسکی بڑی مثال بلوچستان میں مولانا ہدایت الرحمان کی "حق دو تحریک" ہے۔ جو آرمی کی شہروں میں بے جا دخل اندازی، جگہ جگہ چوکیوں کی تعمیر اور عوام کی تحقیر کے خلاف کامیابی سے جاری ہے۔ مولانا ہدایت الرحمان کو اسی 'جرم' کی پاداش میں بغاوت کا سامنا ہے۔ یہ گویا 1857ء

کی جنگ آزادی کی سی صورتحال ہے، جس میں حق پر چلنے والوں پر ظلم کیا جارہا ہے۔

برطانوی ہند میں جو نظم انگریز فوج کا تھا وہی پاک فوج میں آج بھی آج بھی نظر آتا ہے۔

انکے یونٹس کی تقسیم، کھانے پینے کا انداز، فوجی اعزازات، بھرتی ہونے کا طریقہ کار، نصاب، بیجز، یہاں تک کہ کھیلوں کے لباس اور اوقات بھی انگریز فوج کی روایات کے مطابق ہیں۔ مجموعی طور پر یہی کہا جاسکتا کہ 'پاک فوج' برطانوی فوج سے ہی نکلی ہے اور یہ برطانوی روایات کی امین اور محافظ ہے۔

آج بھی اس کا یہی بنیادی مقصد کسی طرح اسلامی تحریکوں کو سر نا اٹھانے دینا اور طاقت کے ذریعے اسلامی نظام کے قیام کی کوششوں کو کچلنا ہے۔

پولیس اس کام میں برابر کی شریک ہے، آج بھی پولیس والے محافظوں کی بجائے دہشت کی علامت بن چکے ہیں۔ ہمیں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں پاکستان کے اخبارات میں بہت لکھا جاتا ہے کہ پولیس کس طرح غریب اور لاچار افراد پر نا صرف ظلم کرتی ہے بلکہ ظالموں کی سہولت کاری کا کام بھی سرانجام دیتی ہے اور سیاست دانوں کی چوکیداری بھی کرتی ہے۔

بیوروکریسی کی صورتحال بھی اس سے زیادہ مختلف نہیں ہے۔ انکو بھی برصغیر میں لامحدود اختیارات حاصل تھے، برصغیر میں انکی حیثیت کسی بادشاہ سے کم نہ تھی۔ ہر کلکٹر، ڈپٹی کمشنر اپنی اپنی حدود میں ایک بادشاہ جیسا اختیار رکھتا تھا۔ برطانوی ہند میں بیوروکریسی کو کیا حیثیت حاصل تھی اس کا اندازہ اس ایک مثال سے دیا جاسکتا ہے کہ...

تقسیم ہند کے بعد جو انگریز افسر واپس برطانیہ گئے تو انہیں یہ کہہ کر جبری ریٹائر کردیا گیا کہ آپ لوگوں کی ہندوستان میں تعیناتی شاہانہ طرز کی تھی اور آپ کی ذہنی سوچ عوام کو غلام بنا کر رکھنا اور ان پر حکمرانی کرنا تھی جبکہ برطانیہ میں ایسی سوچ رکھنے والے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے یہاں سرکاری ملازمین عوام کی خدمت کے لیے ہیں۔ وہ برطانوی نوکر شاہی تو یہاں سے چلی گئی لیکن اپنی سوچ، نظریات اور روایات یہیں چھوڑ گئی۔

اسی طرح پاکستانی آئین و قانون کی بات کی جائے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ہمیں آئین و قانون کے نام پر ہمیشہ دھوکے میں رکھا گیا۔ یہ ایک اتفاق ہے کہ آج جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں میرے سامنے تمام بڑے اخبارات موجود ہیں جن میں آدھے صفحے کا اشتہار حکومت پاکستان نے دیا ہے جس پر گولڈن جوبلی یعنی 1973ء کے آئین کو بنے ہوئے آج 50 سال مکمل ہوگئے۔

سیاست دان، بڑے صحافی اور علمائے کرام اس آئین کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں، سوال یہ ہے کہ اس آئین کی حیثیت کیا ہے؟۔ آئین کی چند سطور میں رسمی طور پر ہی لکھا ہے کہ یہ اسلامی ریاست ہے اقتدار اعلی اللہ تعالی کا ہے۔ مزید اس میں لکھا ہے کہ پاکستان کا نظام قرآن و سنت کے منافی نہیں ہوگا۔ لیکن اس میں لکھا ہے اسلام کا معاشی نظام قائم ہوگا، لیکن سودی نظام ہے۔ سرکاری و دفتری زبان اردو ہوگی لیکن آج بھی انگریزی کا راج ہے۔

یہاں اہم سوال یہ ہے جب سارے ہی اس آئین کو ردی کا ٹکڑا سمجھتے ہیں تو ہم کس بنیاد پر اس آئین کو تسلیم کریں؟۔

پاکستانی سیاست دانوں نے آئین کے نام پر 75 سالوں سے عوام کو بے وقوف بنایا ہوا ہے۔ خود انکی اپنی حیثیت کٹھ پتلی کی سی ہے جو اسٹیبلشمنٹ کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر قانون کی بات کی جائے تو سب پر عیاں ہے کہ آج بھی عدالتوں میں برطانوی قوانین کے تحت فیصلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح انگریز دور میں جو خاندان انگریزوں کے وفادار رہے آج وہی خاندان پاکستانی سیاست پر قابض ہیں۔ پاکستانی عوام کے پاس اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں کہ ان ظالم و جابر حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور ملک کو انکے ظلم و جبر سے آزاد کروانے کے لیے حق بجانب لوگوں کا ساتھ دیں۔

پاکستان کے مسائل اور ان کا حل | انجینئر سعد فرقان



پاکستان موجودہ دور میں جن مسائل میں گھرا ہوا ہے ان تمام مسائل کا واحد حل شریعت مطہرہ کی طرف لوٹنا ہی ہے۔ اگر ہم پاکستان کے حالات کو بغور دیکھیں تو کسی بھی شعبے میں اس ملک کی حالت پر اظہار اطمینان نہیں کیا جا سکتا۔ سیاسی نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو اس ملک کی سیاسی جماعتیں سیاسی شعور سے ہی نابلد ہیں۔ ان کے نزدیک سیاست کا مقصد صرف اور صرف اقتدار کا حصول ہے۔ اگر اقتدار مل جائے تو سیاسی طور پر کامیابی مل گئی ورنہ ناکامی۔ اسی مقصود کے حصول کے لیے یہ جماعتیں باہم دست و گریباں ہیں اور اپنے کارکنان کو دوسری جماعتوں پر کیچڑ اچھالنے کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ اخلاقیات کا جنازہ نکل چکا ہے۔ بادی النظر میں دیکھا جائے تو پاکستان میں سیاست صرف اسی چیز کا نام رہ گیا ہے کہ حریف مخالف پر خوب طعن و تشنیع کی جائے، الزام تراشی، گالم گلوچ اور دوسرے غیر اخلاقی ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے حریف مخالف کی عزت نفس کو مجروح کیا جائے۔ غیر اسلامی سیاسی جماعتوں کا رونا تو کیا رویا جائے ملک پاکستان میں بعض اسلامی سیاسی جماعتیں بھی اسی اخلاقی گراوٹ کا شکار ہیں۔ یہ انتہائی تشویشناک صورت حال ہے۔

سیاست کا اسلامی تصور یہ ہے کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے میدان میں نکلا جائے، عوامی ضروریات کو پورا کیا جائے اور عوام الناس کے لیے سہولیات پیدا کی جائیں مگر یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ عوام الناس کے وسائل کو لوٹنا، انہیں دھوکہ دینا، انہیں کسی نہ کسی بہانے سے پریشان رکھنا پاکستان میں سیاست کا خلاصہ ہے۔ دوسری طرف ملکی معیشت کی طرف دیکھا جائے تو پاکستانی معیشت کی حالت تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ اس سیاسی جمہوری نظام اور اسٹیبلشمنٹ نے مل کر غریب عوام کے منہ سے روٹی کا نوالہ تک چھین رکھا ہے۔ ملک میں مہنگائی آسمان کو چھو رہی ہے، اشیائے ضروریہ عوام الناس کی قوت خرید سے باہر ہوتی جا رہی ہیں۔ عوام کو کھانے کو آٹا نہیں مل رہا، عزت دار، باپردہ مائیں بہنیں سستے آٹے کے حصول کے لیے لمبی لمبی قطاروں میں دھکے کھا رہی ہیں اور ذلیل ہو رہی ہیں۔ بے روزگاری عام ہو چکی ہے۔ لوگ خودکشیاں کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ کتنے ہی واقعات ایسے ہو چکے کہ ایک غریب باپ نے غربت سے تنگ آکر پہلے اپنے بیوی بچوں کو قتل کیا اور پھر خود کشی کر لی۔

بے روزگاری کی وجہ سے پاکستان کے نوجوان بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں، لوٹ مار، سٹریٹ کرائم اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات میں ہوشربا اضافہ ہو چکا ہے۔

پولیس اور انصاف کا شعبہ دیکھا جائے تو اس ملک کے رکھوالے خود چوروں اور ڈکیتوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ پولیس خود عوام کو لوٹ رہی ہے۔ کتنے ہی واقعات ایسے ہو چکے ہیں جس میں اغوا برائے تاوان کی وارداتوں میں خود پولیس اہلکار ہی ملوث نکلے ہیں۔ وہ جن کا فرض عوام کا تحفظ تھا وہ راہزن بن چکے ہیں۔ جھوٹے مقدمات، رشوت، کرپشن اور جعلی مقابلوں میں پاکستانی پولیس پہلے نمبر پر ہے۔ دوسری طرف اس ملک کی فوج کو دیکھیں تو وہ اپنے ہی شہریوں سے بر سر جنگ ہے۔ پاکستان کے جرنیل ملکی دفاع کے بجائے کاروباروں میں لگے ہوئے ہیں۔ ملکی سرحدوں پر جتنی سمگلنگ ہو رہی ہے وہ فوج کی سرپرستی میں ہو رہی ہے۔

خواہ وہ ایرانی تیل کی اسمگلنگ ہو یا دیگر نشہ آور اشیاء کی بھارت سے اسمگلنگ ان سب میں پاکستانی فوج ملوث ہے۔ اب یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ فوج کی سرپرستی میں ہونے والے غیر قانونی کاروباروں کی فہرست بہت طویل ہے۔ جسم فروشی سے لے کر عریاں فلمبندی اور ملک پاکستان کے تعلیمی اداروں میں نئی نسل تک چرس اور آئس جیسے نشوں کی فراہمی یہ سب کام اس فوج کی نگرانی میں ہو رہے ہیں۔

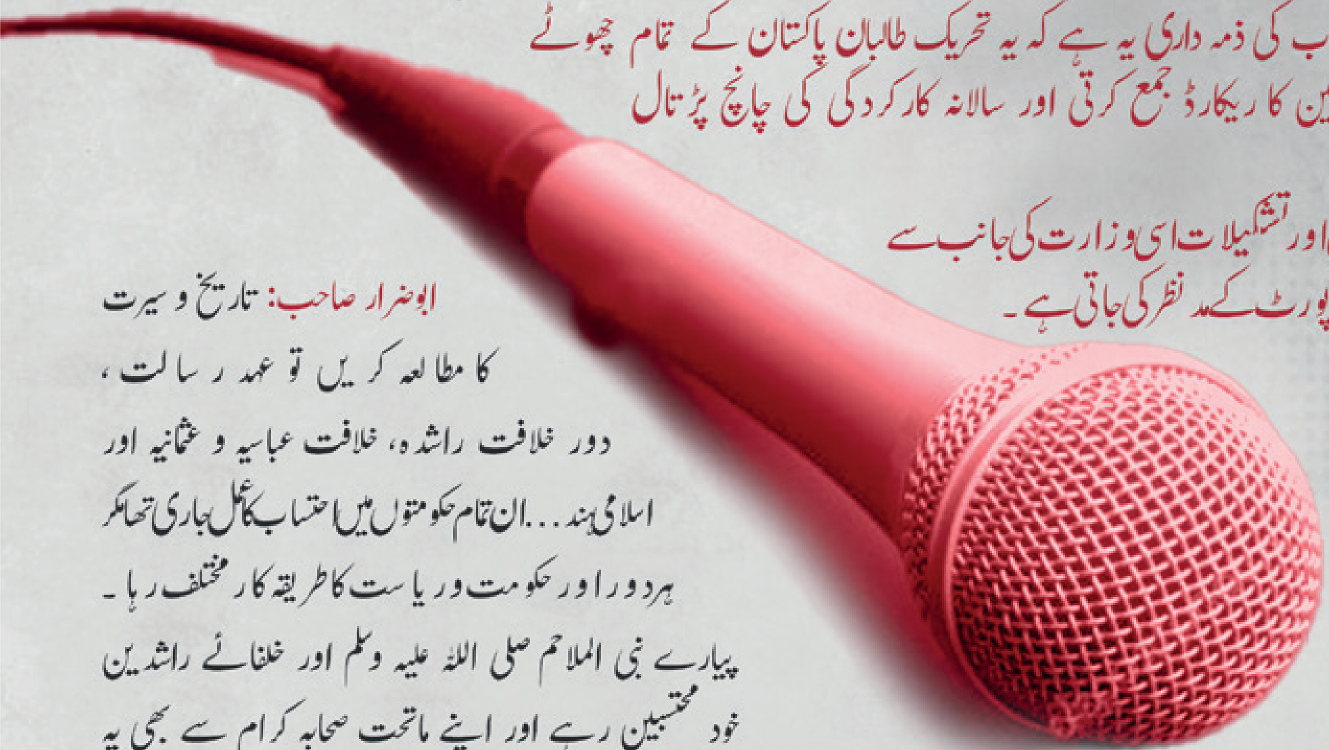
سیاستدانوں کو بلیک میل کرنے کے لیے ملک کی خفیہ ایجنسیاں کس طرح نوجوان لڑکیوں کو استعمال کرتی ہیں سب کچھ آشکار ہو چکا ہے۔ تعلیم کے شعبے کی طرف دیکھیں تو یونیورسٹیوں کے پروفیسر معصوم طالبات کی عصمت دری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جو طالبات ان کی ہوس کو پورا نہیں کرتیں ان کو فیل کر دیا جاتا ہے۔ بلیک میلنگ، جنسی ہراسانی اور عصمت دری کے واقعات ملک پاکستان کے تعلیمی اداروں میں عام ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق لاہور کے ہاسٹلوں میں مقیم اسی فیصد نوجوان لڑکیاں جو دور دراز علاقوں سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتی ہیں جسم فروشی اور نشہ آور اشیاء کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ قابلیت پیدا کرنے کی بجائے اس ملک کے تعلیمی ادارے نوجوان نسل کو محض نمبروں اور ڈگری کے حصول کے چکروں میں الجھا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نمبرات کے حصول کے لیے نقل عام ہے۔

عدلیہ کا نظام دیکھ لیں تو پاکستان کی عدلیہ انصاف فراہم کرنے میں ایک سو اڑتیسویں نمبر پر ہے جبکہ مراعات کے حصول میں پاکستان کے جج پوری دنیا میں پہلے نمبر پر ہیں۔ عدلیہ اسٹیبلشمنٹ کے مکمل دباؤ میں ہے۔ غریب کو انصاف ملنا پاکستان کی عدالتوں میں نا ممکن ہوتا جا رہا ہے۔ کرپشن اور رشوت عام ہے۔ کتنے ہی کیس ہیں جو کئی کئی دہائیوں سے التواء کا شکار ہیں۔

اس کے علاوہ ملک پاکستان کے جس شعبہ کو بھی اٹھا کر دیکھ لیں وہ تباہی اور بربادی کا شکار ہے۔ ملک پاکستان کی ترقی ان سنگین ترین مسائل سے نکلے بغیر دیوانے کا خواب ہے۔ ان مسائل سے نکلنے کا واحد حل یہاں فرنگی کے قائم کردہ جمہوری نظام سے خلاصی اور شریعت کے عادلانہ نظام کا قیام ہے۔ اسلامی نظام ہی ملک پاکستان کو موجودہ سیاسی، اقتصادی اور معاشی بحران سے نکال سکتا ہے۔ پڑوسی ملک افغانستان میں جب سے اسلام پسندوں کی حکومت آئی ہے تب سے افغانستان ہر شعبہ میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ کرپشن تقریبا ختم ہو چکی ہے اور اس بات کا اعتراف بین الاقوامی ادارے خود کر رہے ہیں۔

یہ اسلامی نظام کی ہی برکتیں ہیں کہ افغانستان آج تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اس کی معیشت دن بدن مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ اگر ہم پاکستان کو بھی ترقی یافتہ ملک کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں لامحالہ یہاں بھی اسلامی نظام کے قیام کے لیے جدوجہد کرنی ہوگی۔ پاکستان کے تمام مسائل کا حل اسلامی نظام کے قیام میں ہی پوشیدہ ہے۔ اور پاکستان کا قیام ہی اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے ہوا تھا۔ جب تک ہم بحیثیت قوم پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کی کوشش نہیں کریں گے تو دن بدن ذلت و پستی کا شکار ہوتے چلے جائیں گے۔ جس دن پاکستانی قوم عملی طور پر پاکستان میں نفاذ شریعت کے لیے تیار ہو گئی اسی دن سے پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

محترم قارئین! مجلہ طالبان کے سلسلہ انٹرویوز میں اس مرتبہ تحریک طالبان پاکستان کی وزارت احتساب کے وزیر محترم کمانڈر ابوضرار حفظہ اللہ کا انٹرویو شامل کیا گیا ہے۔
وزارت احتساب کی ذمہ داری یہ ہے کہ یہ تحریک طالبان پاکستان کے تمام چھوٹے بڑے مسئولین کا ریکارڈ جمع کرتی اور سالانہ کارکردگی کی جانچ پڑتال کرتی ہے۔
نیز تقرریوں اور تشکیلات اسی وزارت کی جانب سے پیش کی گئی رپورٹ کے مد نظر کی جاتی ہے۔



ٹیم مجلہ طالبان: محتر وزیر احتساب کمانڈر ابوضرار صاحب!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اللہ رب العزت سے امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت اور دیانت کے ساتھ تنظیمی سرگرمیوں میں مصروف ہوں گے۔ ہم آپ کے شکرگزار ہیں کہ آپ نے ہمیں وقت دیا۔ سب سے پہلے مجلہ طالبان کے قارئین سے اپنا تعارف کروائیں۔

ابوضرار صاحب: سب سے پہلے تو میں ٹیم مجلہ طالبان کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اپنے شمارے میں مجھ ناچیز کو قارئین سے مخاطب ہونے کا موقع دیا۔ جی، میرا نام ابوضرار ہے اور تعلق خیبر پختونخوا کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے ہے۔ تحریک طالبان پاکستان کے رہبری شوریٰ کا رکن ہوں اور وزارت احتساب کے امور سنبھالنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ٹیم مجلہ طالبان: احتساب... کامیاب تنظیموں یا خیرالقرون میں اس کی مثال مل سکتی ہے؟

ابوضرار صاحب: تاریخ و سیرت کا مطالعہ کریں تو عہد رسالت، دور خلافت راشدہ، خلافت عباسیہ و عثمانیہ اور اسلامی ہند... ان تمام حکومتوں میں احتساب کا عمل جاری تھا مگر ہر دور اور حکومت وریاست کا طریقہ کار مختلف رہا۔ پیارے نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین خود محتسبین رہے اور اپنے ماتحت صحابہ کرام سے بھی یہ کام لیا۔ اسی طرح امارت اسلامیہ افغانستان کی زندہ مثال ہمارے سامنے ہے کہ اس میں مضبوط احتسابی نظام موجود ہے جو دوسری حکومتوں کیلئے بہتر نمونہ ہوسکتا ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: تحریک طالبان پاکستان میں آپ کا شعبہ ذرا غیر معروف تو ہے مگر یہ کتنا ضروری ہے؟ اسکی اہمیت سے آگاہ کریں۔

ابوضرار صاحب: جی، غیر معروف تو ہوگا مگر یہ بہت ہی اہمیت کا حامل شعبہ ہے۔ شریعت مطہرہ میں احتساب ایک دینی فریضہ ہے۔ علمائے کرام نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

احتساب ایک دینی منصب ہے جس کا تعلق امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے ہے۔

احتساب کا عمل نہ صرف دینی بلکہ دنیوی امور کیلئے بھی بہت اہم ہے اور قرآن مجید میں بھی بارہا اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم نے 23 سالہ دورِ نبوت میں احتساب، محاسبہ، تطہیر اور اصلاح کا عمل جاری رکھا جس نے دنیا کے سامنے وہ معاشرہ پیش کیا جو آج تک دنیا پیش نہ کر سکی۔ یہ عمل زندگی کے ہر شعبے پر محیط ہے۔ انفرادی، اجتماعی، معاشرتی، سیاسی اور اخلاقی غرض کوئی شعبہ حیات ایسا نہیں ہے جو احتساب سے باہر ہو سکے۔ اسلامی ریاست ہو، منظم تنظیم یا انتظامی ادارے مثلاً خارجی، داخلی، مالیاتی، عسکری، تعلیمی، عدالتی غرض تمام اداروں میں احتساب کے عمل سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا اور یہ بھی انہی اہم شعبہ جات کی طرح فعال رہنا چاہئے۔ تحریک طالبان پاکستان میں اس ادارے کے تحت کارکنان کے عام اخلاق کی نگرانی و اصلاح کی جاتی ہے۔ اسی طرح ان کی تربیت، محاسبہ، مالی بدعنوانیوں کا انسداد، حرام و ناجائز آمدنی کے ذرائع کی بیخ کنی کی جاتی ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ کے شعبے میں کتنے افراد کام کرتے ہیں؟

ابوضرار صاحب: ہمارے شعبے میں کل 13 افراد کام کرتے ہیں۔

ٹیم مجلہ طالبان: اپنے شعبے کا ڈھانچہ اور کام کے حوالے سے بتائیں۔

ابوضرار صاحب: اس شعبے کا ایک وزیر ہے اور اس کے ماتحت چار گروپس تشکیل دیئے گئے ہیں جو ایک رئیس اور دو اراکین پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر گروپ دو ولایات/ڈویژنز اور کچھ اداروں کا احتساب لیتا ہے۔ سال میں دو مرتبہ تحریک طالبان پاکستان کے امیر سے لیکر شوریٰ اراکین، نظامی کمیشنز، مسئولین ادارہ جات اور دلگی مشران/گروپ لیڈرز تک کا احتساب لیا جاتا ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ کتنے مطمئن ہیں کہ یہ عمل ٹھیک ہو رہا ہے اور تحریک سے اس کو فائدہ حاصل ہو رہا ہے؟

ابوضرار صاحب: میں بذات خود الحمد للہ کافی حد تک مطمئن ہوں۔ جب سے یہ شعبہ بحال ہوا ہے تحریک کو اس سے خاطر خواہ فوائد حاصل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ یہ مسائل تحریک میں کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

ٹیم مجلہ طالبان: کیا آپ اس کے علاوہ بھی مصروفیات رکھتے ہیں؟

ابوضرار صاحب: وزارت احتساب کے علاوہ میں رہبری شوریٰ کا رکن ہوں اور دلگی مشر/گروپ لیڈر بھی ہوں۔

ٹیم مجلہ طالبان: مجاہدین اور عام مسلمانوں کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

ابوضرار صاحب: مجاہدین کیلئے میرا یہ پیغام ہے کہ موجودہ اتفاق و اتحاد کو برقرار رکھیں، اپنے امراء کی اطاعت کریں، تحریک طالبان پاکستان کے لوائح کی پاسداری کریں، شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی گزاریں اور شرعی سیاست کے ماتحت ہی اپنے جہاد کو جاری رکھیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔



شہادت کے فضائل، اقسام و صفات

مولانا صبغت اللہ

جو شخص اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا مارا جائے وہ "شہید" کہلاتا ہے۔ یہ اس قدر عظیم مرتبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم فرقان حمید میں کئی آیات نازل فرمائیں اور شہادت سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو احادیث میں اسلام کی سربلندی کا ایسا عملی نمونہ پیش کیا ہے جو ہمیشہ اسلام کے غلبہ کیلئے عمل کی تحریض دیتا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہوکر ہر دور میں ایسے باعمل مجاہدین میدان جہاد کیلئے تیار ہوتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر عام مسلمانوں میں بھی غلبہ حق کے لئے باطل کے مقابلے میں جہاد کی تحریض و سکت پیدا ہوتی ہے۔ زیر نظر آیات و احادیث پر عمل کرنے والا مجاہد ایسا ہوتا ہے جس کی کار کردگی ہر قسم کے ہتھیار سے بڑھ کر اور ہر چیز سے زیادہ اثر انگیز قوت رکھتی ہے۔ ان آیات پر عمل پیرا مجاہد ہر دور کے خطرناک ترین اور وحشت ناک ترین ہتھیاروں سے مسلح باطل قوتوں کو شکست سے دوچار کردیتاہے۔ یہ حقیقت ہم نے اپنی آنکھوں سے امارت اسلامی افغانستان میں اور انقلاب اسلامی کی پوری تاریخ میں بڑی وضاحت سے دیکھی ہے کہ شوقِ شہادت ہر قسم کے ظاہری اسباب کی کمی کے باوجود مجاہدین اسلام کی کامیابی کا سبب بنا اور بنتا رہے گا۔

اگر ہم تاریخ اسلام اور اسلامی انقلابات میں جہاد اور مجاہدین کے ایثار و قربانی کی تفصیلات پر غور کریں جنہوں نے اپنے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے کرواکر دین اسلام کی سربلندی کے لئے جانیں قربان کیں، تو ہمیں نظر آئے گا کہ ان تمام کامیابیوں کی ایک اہم وجہ اسلام کا یہ عظیم درس ہے کہ اللہ کی راہ اور طریق حق و عدالت میں شہادت کا معنی فنا، نابودی اور مرنا نہیں بلکہ اس کا مطلب ہمیشہ کی زندگی اور ابدی افتخار و اعزاز ہے۔

جن مجاہدین نے اس مکتب عظیم سے ایسا درس حاصل کیا ہے ان کا مقابلہ کبھی بھی عام جنگجوؤں سے نہیں کیاجاسکتا۔ عام سپاہی اپنی جان کی حفاظت کی فکر میں رہتاہے لیکن مجاہد کا منشاء اپنے دین کی سربلندی اور اس کا دفاع ہوتاہے اور وہ دیوانہ وار اپنی جان دیتا، قربان ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس پر فخر کرتاہے۔

قتل کے بعد اللہ تعالیٰ شہداء کو ایسی زندگی عطا فرماتا ہے، کہ ان کو رزق پیش کیا جاتا ہے،انہیں راحتیں دی جاتی ہیں، ان کے اعمال جاری رہتے ہیں، ان کا اجرو ثواب بڑھتا رہتا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے بدن میں جنت

کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔

شہادت کے فضائل سے متعلق چند آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی ﷺ

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کہ:
وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ
اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوں ان کو مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم کو (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔ (سورۃ البقرۃ، آیت:154)

اس آیت کی تفسیر میں علماء فرماتے ہیں کہ جہاد میں سب سے بڑی مصیبت جان کا جانا ہے، اس پر صبر کی تلقین اس طرح فرمائی کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو مت کہو کہ مردے ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں، مگر تم اس زندگی کو نہیں سمجھتے۔
آل عمران (169) میں شہداء کی اس زندگی کے عیش و آرام کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ زندگی دنیاوی زندگی نہیں، نہ ہم اسے سمجھ سکتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ مرنے کے بعد برزخ (قبر) میں ہر شخص کو زندگی حاصل ہے۔ مگر مومن کی روح راحت میں ہے اور کافر کی روح کو عذاب ہو رہا ہے۔ احادیث کے مطابق قبر ہی میں ان کے لیے جنت یا دوزخ کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ یہ زندگی انبیاء کو سب سے بڑھ کر کامل حالت میں حاصل ہے، مگر شہداء کی عزت افزائی کے لیے قرآن نے انھیں خاص طور پر "احیاء" کہا ہے، تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ فلاں قتل ہوگیا، اس سے زندگی کا عیش و آرام چھن گیا۔

اس آیت سے قبل صبر کے متعلق آیات ہیں صبر کے ذکر کے بعد یہ آیت کریمہ شہداء کے حق میں نازل ہوئی۔ بعض لوگ شہداء کی شہادت پر افسوس کرتے ہوئے کہتے تھے کہ وہ لوگ شہید ہو کر نعمتوں سے محروم ہوگئے۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس میں فرمایا گیا کہ انہوں نے فانی زندگی اللہ تعالی کی راہ میں قربان کر کے دائمی زندگی حاصل کرلی ہے۔

ان آیات میں شہداء کو مردہ کہنے سے منع کیا گیا ہے، نہ زبان سے انہیں مردہ کہنے کی اجازت ہے اور نہ دل میں انہیں مردہ سمجھنے کی اجازت ہے، جیسا کہ ایک اور مقام پر فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ
اور تو ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کردیے گئے، ہرگز مردہ گمان نہ کر، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔

(سورۃ آل عمران، آیت: 169)
علماء اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں منافقین کے اس شبہ کی کہ "جہاد میں شامل ہونا خواہ مخواہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے" ایک دوسرے طریقے سے تردید کی ہے۔ فرمایا، نہیں بلکہ اس سے دائمی زندگی حاصل ہوتی ہے، شہداء کو اللہ کے ہاں بلند درجے ملتے ہیں، پروردگار کے ہاں انھیں ہر قسم کی نعمت اور لذت حاصل ہوتی ہے، یہ زندگی حقیقی زندگی ہے مگر دنیا والی زندگی نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے

جیساکہ اس آیت
(اذ تحسونھم باذنہ) [آل عمران :152] "جب تم انھیں اس کے حکم سے کاٹ رہے تھے"
سے معلوم ہوتا ہے۔ تمہاری اس شکست میں بھی کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں، ایک یہ کہ ایمان و اخلاص اور کفر و نفاق میں تمیز ہوگئی، مومن اور منافق الگ الگ ہوگئے، اگر ہمیشہ مسلمانوں کو فتح ہوتی تو منافقین کا نفاق ظاہر نہ ہوتا۔ دوسری مومنوں کو شہادت نصیب ہوئی، فرمایا **(ویتخذ منکم شہداء)** جو اللہ کے ہاں بہت بڑا شرف ہے، کفار کی اس عارضی فتح کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ ظالموں اور مشرکوں کو پسند کرتا ہے، فرمایا: **(واللہ لا یحب الظلمین)** "اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا" تیسری یہ کہ مومنوں کو خالص کرے اگر ان میں کچھ کمی ہے تو دور کر دے، فرمایا: **(ولیمحص اللہ الذین امنوا)** "اور تاکہ اللہ ان لوگوں کو خالص کر دے جو ایمان لائے" اور چوتھی یہ کہ کفار کی طاقت کو ختم کرنا مقصود ہے، **(ویمحق الکفرین)** اس طرح کہ وہ اپنی عارضی فتح پر مغرور ہو کر پھر لڑنے آئیں گے اور اس وقت ان کی وہ سرکوبی ہوگی کہ دوبارہ اس طرف رخ کرنے کا نام نہیں لیں گے۔

چناچہ غزوہ احزاب کے موقع پر ایسا ہی ہوا کہ اس کے بعد کفار نے دفاعی جنگیں تو لڑیں مگر خود حملے کی جرات نہ کر سکے۔
(رازی۔ شوکانی)

شہداء کے عظیم رتبے سے متعلق قرآن میں آتا ہے کہ
اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

بیشک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے ہیں، اس کے بدلے کہ یقیناً ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں، پس قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں اس کے ذمے پکا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ اپنا وعدہ پورا کرنے والا کون ہے ؟ تو اپنے اس سودے پر خوب خوش ہوجاؤ جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔
(سورۃالتوبۃ،آیت:111)

اس آیت کی تفسیر میں علماء فرماتے ہیں کہ
اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرِي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ :
"فاستبشروا" "الاستبشار" ایسی زبردست خوشی جس کے اثرات بشرے یعنی چہرے پر بھی ظاہر ہوں۔

بعض علماء نے فرمایا کہ جہاد کی اس سے بہتر اور اس سے بڑھ کر مؤثر ترغیب آپ کسی آیت میں نہیں پائیں گے، کیونکہ اسے ایک سودے اور معاہدے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے جو سودا رب العزت کے ساتھ ہے۔ سودے کا سامان مومنوں کی جانیں اور مال ہیں اور قیمت اس کی اتنی قیمتی اور بے مثال ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک آیا۔ یہ سودا اور معاہدہ صرف اس پر نہیں کہ وہ قتل کیے جائیں گے تو قیمت ملے گی، بلکہ اللہ کے دین کی نصرت اور اس کا کلمہ بلند کرنے کے لیے وہ کفار کو قتل کریں گے تب بھی یہی قیمت ملے گی۔ پھر اس معاہدے کی باقاعدہ تسجیل (رجسٹری) آسمانی کتابوں تورات، انجیل اور قرآن میں کی گئی، اس سے بڑھ کر سودے کی پختگی کا تحریری ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے، پھر اسے اللہ تعالیٰ کا سچا پکا عہد قرار دے کر فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنا عہد کون پورا کرنے والا ہے۔ سو اس کا ادھار دوسرے تمام نقدوں سے بڑھ کر ہے، پھر اس کا ادھار وعدہ جنت یقینی ہے۔ اور اگر کچھ زندگی باقی ہے تو وہ بھی اس کے بے پایاں انعامات سے خالی نہیں۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ جو اس کے راستے میں جہاد کرے اور اسے اس کے راستے میں نکالنے والی چیز اس کی راہ میں جہاد اور اس کی باتوں کو سچا یقین کرنے کے سوا کچھ نہ ہو تو وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا، یا اسے اس کے گھر میں اجر یا غنیمت سمیت واپس لائے گا جس گھر سے وہ نکل کر گیا تھا۔" [بخاری، فرض الخمس، باب قول النبی ﷺ أحلت لکم الغنائم : 3123]

وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ: اس میں **هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ** "کہہ کر واضح فرمایا کہ فوز عظیم ہے تو بس یہی ہے، اس کے سوا کوئی کامیابی عظیم نہیں ہے۔ بلکہ اس کے مقابلے میں ہر کامیابی بے معانی و بے وقعت ہے۔ حسن بصری سے بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے فرمایا، اللہ تعالی کا کرم دیکھیے، جانیں ہیں تو اسی نے دیں، اموال ہیں تو اس نے عطا فرمائے، پھر وہ ہم ہی سے سودا کر رہا ہے کہ ہم اس کے راستے میں خرچ کریں گے اور وہ ہمیں اس کے بدلے جنت میں داخل ہی نہیں کرے گا بلکہ وہ اسے ہماری ملکیت بنا دے گا۔ "**لَهُمْ**" پہلے آنے سے حصر کا معنی حاصل ہوا "**بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ**" کہ جنت انھی کی ہے۔



حضرت مغیرہ بن شعبہ اور ان کے ساتھی مجاہدین ایران میں جہاد کے لیے گئے تو کسریٰ کے جرنیل نے مسلمانوں کے سفیر مغیرہ بن شعبہ سے پوچھا "تم لوگ کیا ہو؟" انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور اسلام کا تعارف کرانے کے بعد فرمایا: "ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں ہمارے رب کا پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو قتل کر دیا جائے گا وہ جنت کی ایسی نعمتوں میں جائے گا جو کبھی کسی کے دیکھنے میں نہیں آئیں اور جو ہم میں سے باقی رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنے گا۔"
[بخاری، الجزیۃ والموادعۃ، باب الجزیۃ والموادعۃ۔ 3159]

رواں سال (2023ء) ماہ اپریل (رمضان المبارک شوال المکرم) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

کُل 48 حملے

نوعیت عملیات

- جوابی حملے: 11
- تعارضی حملے: 2
- میزائل حملے: 2
- گوریلہ حملے: 4
- ٹارگٹڈ حملے: 4
- لیزر حملے: 10
- گھات حملے: 5
- گرنیڈ/بم دھماکے: 10

دشمن کا جانی نقصان

ہلاکتیں 70

زخمی 82



152

کل ہلاک و زخمی

جائے عملیات

ولایت بنوں 14

شمالی وزیرستان:10 لکی مروت:3 بنوں:1

ولایت ڈی آئی خان 13

جنوبی وزیرستان:11 ڈیرہ اسماعیل خان:1 ٹانک:1

ولایت پشاور 7

خیبر ایجنسی:6 پشاور:1

ولایت مردان 5

صوابی:3 مردان:2

ولایت ملاکنڈ 2

باجوڑ ایجنسی:2

ولایت کوہاٹ 2

کرم ایجنسی:1 کوہاٹ:1

صوبہ بلوچستان 5

کوئٹہ:3 نصیر آباد:1 قلعہ عبداللہ:1

تخریب

- 1 عدد فوجی پوسٹ
- 3 عدد جاسوسی کیمرے
- 2 عدد فوجی گاڑیاں
- 1 عدد فوجی پوسٹ

نقصان اٹھانے والے ادارے

- فوج/ایس ایس جی: 73
- پولیس/سی ٹی ڈی: 44
- ایف سی: 33
- خفیہ: 2

UMAR MEDIA

https://www.umarmedia.me



رواں سال ء ماہ اپریل رمضان المبارک شوال المکرم میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

گزشتہ ماہ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کُل 48 حملے کیے، جن میں 152 فوجی، پولیس، سی ٹی ڈی، ایف سی اور خفیہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

یکم اپریل/2023ء

ولایت مردان: ضلع مردان کے تھانہ تخت بھائی کی حدود سری بہلول کے علاقے میں سی ٹی ڈی نے ہمارے ایک ساتھی مولانا فواد رحمہ اللہ پر چھاپہ مارا جس کے جواب میں سی ٹی ڈی کا ایک اہلکار عثمان شاہ ہلاک ہوگیا۔

2/اپریل/2023ء

ولایت پشاور: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے شیخاتو میں واقع پولیس چیک پوسٹ پر ہینڈ گرنیڈ سے حملہ کیا گیا، جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

3/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے سیر نارائی میں گشت پر مامور فوجی اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا، جس میں 4 فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

4/اپریل/2023ء

ولایت کوہاٹ: ضلع کوہاٹ کے علاقے پتی میں تحریک طالبان پاکستان کے گھات لگائے مجاہدین نے پولیس پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں دو اہلکار قاسم خان اور محمد ایاز ہلاک ہوگئے۔

3/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: جنوبی وزیرستان کے علاقے اعظم ورسک میں ایف سی اہلکاروں کی پوسٹ سے نکلنے والی گاڑی پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کر کے 2 ایف سی اہلکاروں کو ہلاک اور دیگر کو زخمی کر دیا۔

4/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن کے علاقے کوٹ عیسیٰ خان میں پولیس اور سی ٹی ڈی نے مجاہدین کے ایک ٹھکانے پر چھاپہ مارا، جوابی میں سی ٹی ڈی کے دو اہلکار ہلاک ہوگئے۔

3/اپریل/2023ء

بلوچستان: کوئٹہ کے علاقے کچلاک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی کی چوکی پر لیزری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایف سی کے تین اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

5/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: جنوبی وزیرستان کی تحصیل وانا کے علاقے شین ورسک میں فوج نے مجاہدین کی ایک قرار گاہ پر چھاپہ مارا، جس کا تحریک طالبان پاکستان کے

6/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے گورگورئی میں چگہ تیگہ چیک پوسٹ پر سنائپر حملہ کیا، جس میں کم از کم ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

7/اپریل/2023ء

ولایت مردان: ضلع صوابی کے علاقے یار حسین میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈ کے ذریعے حملہ کر کے چار پولیس اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کردیا۔

8/اپریل/2023ء

ولایت پشاور: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے ملک دین خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کی ایک ڈبل کیبن گاڑی کو مائن حملے کا نشانہ بنایا، جس میں صوبیدار سمیت 8 اہلکار ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔

8/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ میں واقع فوج کی اسنائپر چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا جس میں دو اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے

8/اپریل/2023ء

ولایت پشاور: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے قمبر خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے نظر حیات اعوان نامی آئی ایس آئی اہلکار کو فائرنگ کر کے ہلاک کردیا۔

9/اپریل/2023ء

ولایت مردان: ضلع صوابی میں پولیس سٹیشن تور ڈھیر پر ہینڈ گرنیڈ سے حملہ کیا گیا، جس میں دو سی ٹی ڈی اہلکاروں سمیت ایک پولیس اہلکار بھی زخمی ہوا۔

9/اپریل/2023ء

ولایت بنوں: شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے مچی خیل میں اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا گیا۔

9/اپریل/2023ء

صوبہ بلوچستان: ضلع کوئٹہ کی تحصیل کچلاک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک حملے میں ایگل سکواڈ کے دو اہلکاروں عبد الجبار اور جلات خان کو ٹارگٹ کر کے ہلاک کردیا۔

9/اپریل/2023ء

ولایت مردان: ضلع صوابی میں ناکے پر پولیس اہلکاروں پر اس وقت جوابی فائرنگ کی گئی جب انہوں نے مجاہدین کو روکنے کی کوشش کی، مجاہدین الحمد للہ بحفاظت نکلنے میں کامیاب رہے جبکہ پولیس کو جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

10/اپریل/2023ء

صوبہ بلوچستان: کے ضلع کوئٹہ کی تحصیل کچلاک میں پولیس اور دیگر سیکیورٹی اداروں نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کی ایک کمین گاہ پر چھاپہ مارا۔ جھڑپ 10 گھنٹے تک جاری رہی جس میں 4 پولیس اہلکار علی اکبر، فیض محمد، محمد جاوید اور چنگیز خان ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

10/اپریل/2023ء

ولایت بنوں: ضلع بنوں کی تحصیل میریان کے علاقے نوراڑ میں فوج اور تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے درمیان جھڑپ شروع ہوئی، جس میں فوج کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور دوران جھڑپ فوج کو جانی خیل اور لکی مروت سے اضافی دستے طلب کرنا پڑے جھڑپ میں فوج کو جانی نقصان کا سامنا پڑا۔

11/اپریل/2023ء

ولایت پشاور: پشاور شہر کے انقلاب پولیس سٹیشن پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈ کے ذریعے حملہ کیا جس میں کم از کم ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا۔

11/اپریل/2023ء

ولایت مالاکنڈ: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ریاست کے علاقے زور بندر باگوری میں فوج کے چھاپے کے جواب میں مجاہدین نے انہیں مالی نقصان پہنچایا۔

11/اپریل/2023ء

ولایت ملاکنڈ: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے گوائی میں فوج کے ایک کیمپ پر حملہ کر کے تین اہلکاروں کو ہلاک اور زخمی کردیا گیا۔

12/اپریل/2023ء

ولایت بنوں: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ

کے علاقے بنگی دار میں فوج کے 6 نمبر مورچے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر کے ذریعے حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

14/اپریل/2023ء

ولایت بنوں: شمالی وزیرستان کی تحصیل میران شاہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے میرانشاہ کے فوجی قلعے پر دو بی ایم میزائل داغے جس میں فوج کے جانی و مالی نقصان کی اطلاعات ہیں۔

14/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: جنوبی وزیرستان کے علاقے زرمیلان میں مجاہدین اور پاکستانی فوج کا اچانک آمنا سامنا ہوا اور پاکستانی فوج نے مجاہدین پر فائرنگ شروع کر دی، تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے بھرپور جوابی کارروائی کی۔

14/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: جنگ کے علاقے سے نکل جانے والے مجاہدین پر راستے میں پاکستانی فوج نے دوبارہ گھات لگاکر حملہ کیا، جس پر مجاہدین نے بھی دوبارہ بھرپور طریقے سے اپنا دفاع کیا۔

مذکورہ دونوں مقامات پر فوج اور ایف سی کے 20 اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

15/اپریل/2023ء

ولایت بنوں: شمالی وزیرستان کی تحصیل گریوم کے مین چوک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے مائن کے ذریعہ حملہ کرکے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا۔

16/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: ضلع ٹانک کی تحصیل جنڈولہ کے علاقے پنگ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی کیمپ پر بیلسٹک میزائل سے حملہ کیا، جو کیمپ کے عین وسط میں لگے

18/اپریل/2023ء

ولایت پشاور: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے 'بازار' میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف آئی یو کے دفتر پر دستی بموں سے حملہ کیا جس میں ایف آئی یو کے دو اہلکار زخمی ہوئے۔

19/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان: جنوبی وزیرستان کے علاقے تیارزہ، عمر راغزئی میں کاکے سر نامی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کرکے دو ایف سی اہلکاروں کو ہلاک اور دیگر کو زخمی کر دیا، ایک جاسوسی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

20/اپریل/2023ء

صوبہ بلوچستان: کے ضلع نصیر آباد کے مرکزی شہر ڈیرہ مراد جمالی کے ریلوے پھاٹک کے قریب ہینڈ گرینیڈ کے ذریعے حملہ کر کے ایک پولیس اہلکار سعید کھوسہ کو زخمی کر دیا گیا۔

20/اپریل/2023ء

ولایت بنوں: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے کھجوری میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر کے ذریعے دن دو بجے ایک فوجی کو مار گرایا۔

21/اپریل/2023ء

ولایت بنوں: ضلع لکی مروت میں شادی خیل کے علاقے میں فوج عوام کے گھروں میں گھس آئی تھی اور عوام کی مارپیٹ اور انھیں کرنٹ لگاتے ہوئے ظلم کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ مجاہدین نے جواباً علاقے کو گھیرے میں لیکر ان پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال کیا اور فوج محاصرے میں آ گئی اور گھرو میں پناہ لے لی۔ حملے میں فوج کے جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

23/اپریل/2023ء

ولایت بنوں: لکی مروت کے شہر محلہ خوئیداد خیل میں، آئی ایس آئی کے افسر کرنل (ر) مقرب خان جو کہ پرویز مشرف کا خاص ساتھی تھا، کو قتل کر دیا گیا۔

23/اپریل/2023ء

ولایت بنوں: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے کھجوری میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پاکستانی فوج کے ایک جاسوسی کیمرے کو تخریب کا نشانہ بنایا۔

23/اپریل/2023ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے اپی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا، جس میں فوج کو جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

24/اپریل/2023ء

ولایت بنوں، لکی مروت کے علاقے پہاڑ خیل تھل میں پولیس پر حملہ کیا گیا، جس میں انسپکٹر جاوید مارا گیا جبکہ ایس آئی عرفان سمیت متعدد پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

25/اپریل/2023ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل باڑہ کے علاقے سپین کمر چیک پوسٹ پر تعارضی حملہ کیا گیا، جس میں ایف سی کے 4 اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوگئے الحمد للہ۔

26/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے کاڑہ لنگر خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی اہلکاروں پر سنائپر حملہ کیا، جس میں ایک اہلکار ہلاک ہوگیا۔

26/اپریل/2023ء

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل پاڑہ چنار کے علاقے نرے کنڈؤ میں زندوسر نامی فوجی پوسٹ پر لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا جس میں دو فوجی مارے گئے۔

27/اپریل/2023ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے اپی چیک بائی پاس پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر حملے میں ایک فوجی کو مار گرایا۔

27/اپریل/2023ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شیوہ کے علاقہ ٹنڈی کلے میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں فوج کے چار اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوگئے۔

28/اپریل/2023ء

ولایت مردان، ضلع مردان کے علاقے شہباز گھڑئی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس پر حملہ کر کے دو پولیس اہلکاروں کو زخمی کر دیا۔

28/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے سپڑا تنگے میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی اہلکاروں پر حملہ کیا، جس میں ایک اہلکار ہلاک ہوگیا، جبکہ جاسوسی کیمرے کو بھی نشانہ بنا کر ناکارہ بنا دیا گیا۔

25/اپریل/2023ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کے علاقے تیرا میدان ساتھی تشکیل پر جا رہے تھے کہ شام کو فوج کے ساتھ آمنا سامنا ہوا، دست بدست لڑائی میں فوج کے چھ اہلکار موقع پر ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

28/اپریل/2023ء

صوبہ بلوچستان، ضلع قلعہ عبداللہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک ایس ایچ او کو قتل اور ایک پولیس اہلکار کو زخمی کر دیا۔

29/اپریل/2023ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ڈھکی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گشت پر چلتے فوجی اہلکاروں کو دھماکے کا نشانہ بنایا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

29/اپریل/2023ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے زنگاڑہ میں لشکہ کے مقام پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اس وقت مائن بلاسٹ کیا، جب وہاں ایف سی اہلکار نیا مورچہ تعمیر کرنے کی کوشش کر رہے تھے، اس حملے میں میجر سمیت دو اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔



پرویز مشرف کے دوستوں کو اس وطن میں زندہ رہنے کا کوئی
حق نہیں ہے۔

بولتی تصویریں!!

قومی سلامتی اجلاس
یا
قومی بربادی اجلاس



اس کا فیصلہ انہی کے سابقہ آپریشنز کے نتائج کو دیکھنے کے بعد کیا جا سکتا ہے
کہ یہ بربادی لاتے ہیں یا سلامتی؟



بولتی تصویریں!!



ان میں سے ایک فلسطین کی اور دوسری پاکستان کی تصویر ہے۔



بولتی تصویریں!!



کسی سوشل میڈیا صارف نے کیا خوب عکاسی کی ہے۔



بولتی تصویریں!!

جانور کے حقوق کا انکار نہیں۔۔۔۔ **مگر**



انسان کا حق زیادہ ہے۔



بولتی تصویریں!!



ہم کیسے ایسے نظام کا حصہ بن سکتے ہیں جس میں لاشوں کے بارے میں سوال ہی نہیں کیا جاتا



بولتی تصویریں!!

مجھے پتا ہے کہ ارشد شریف کو کس نے قتل کیا قاتل مسکرا کر کہتے ہیں

تم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔





ہم آخرت کی راہی

دنیا سے جی چرا کر عقبیٰ سے دل لگا کر
اپنوں سے دور جا کر خوں جگر جلا کر
ہم دے چلے جہاں میں توحید کی گواہی
ہم آخرت کے راہی

اک شہر بے اماں میں مسکن رہا ہمارا
بے خانماں سہی پر ہم نے تھے بے سہارا
ہوتے نہیں ہیں تنہا اللہ کے سپاہی
ہم آخرت کے راہی

طارق کی پیروی میں پس قدمیاں بھلا کر
کودے تھے ساحلوں پر ہم کشتیاں جلا کر
بے نور گھاٹیوں کی ہم سے چھٹی سیاہی
ہم آخرت کے راہی

پہلے بھی اٹھے طوفاں ان یورپی ندیوں سے
جنگ صلیب جاری ہے آج بھی صدیوں سے
افغان سے بھی لیکن چھوٹی نہ کج کلاہی
ہم آخرت کے راہی

رب سے کیا تھا وعدہ جنت کا تھا ارادہ
مرنے کی جستجو میں جینے سے بھی زیادہ
تثلیث کی صفوں میں ہم سے مچی تباہی
ہم آخرت کے راہی

عشرت سے کیسے گزرے جب دیں سے آنچ آئے
یہ سر دوش پر ہوں کیوں؟ یہ جان کیوں نہ جائے؟
حق جانچتا ہے کس نے کیسے وفا نباہی
ہم آخرت کے راہی

حاصل جمہوریت کا انسان کی ترقی
ارواح کا تنزل ابدان کی ترقی
ہم چاہ تو سکتے تھے لیکن ہم نے نہ چاہی
ہم آخرت کے راہی

ہم رحمتِ جہاں کی پیرو ہوں نرم خو ہوں
نفرت کے دشت و بن میں الفت کی جستجو میں
ہم امتِ نبی ﷺ پر ہوں رحمتِ الٰہی
ہم آخرت کے راہی

جس جا کہے شریعت ہم سربکف وہاں ہوں
حق روک دے جو لیکن رک جائیں ہم جہاں میں
ہم کو نہ ہو گوارا اسلام کی تباہی
ہم آخرت کے راہی